روزمرہ مسائل پر
خواتین کیلئے انمول تحفہ

خزینۂ نسواں

مع

عورتوں کی نماز

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی فون: 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2203311-2314045
FAX: 2201479
maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

خزینہ نِسواں / مع عورَتوں کی نماز

وُضو کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یٰا یھاالذین اٰمنو اذاقمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءو سکم وارجلکم الی الکعبین ط (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۶) ترجمہ : اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا۔

1- مفتاح الصلوٰۃ الطھور نماز کی کُنجی ہے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۱ راوی حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

2- لایقبل اللّٰہ صلوۃً الابطھور اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۷ راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما)

دَرْس

سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ اور ابن ماجہ شریف کی دونوں حدیثوں سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ طہارت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی بلکہ بغیر طہارت کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے اور اگر معاذ اللہ عزّ وجل نماز کو ہلکا جان کر یا بطور تحقیر یعنی حقارت اور بے قدری کی نیّت سے طہارت کے بغیر نماز پڑھی تو یہ کفر ہے۔

حکایت

حضرت عمرو بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی اور پرہیز گار سمجھتے تھے جب وہ اپنی قبر میں آیا تو فرِشتوں نے کہا کہ ہم تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے اس نے کہا کیوں مارو گے؟ حالانکہ میں تو رکوع وتقویٰ کو اختیار کئے ہوئے تھا، تو فرِشتوں نے کہا کہ چلو پچاس کوڑے ہی ماردیں گے اس پر وہ شخص برابر بحث کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ فرشتے ایک کوڑے پر آگئے اور انہوں نے ایک کوڑا عذابِ اِلٰہی کا مارا جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اُٹھی اور وہ شخص ہلاک ہوگیا پھر اس کے بعد وہ زِندہ کیا گیا تو اس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا؟ فرشتوں نے جواب دیا صَلَّیْتَ یَوْمًا وَاَنْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ یعنی تُو نے ایک دِن نماز پڑھی حالانکہ تو بے وُضو تھا۔ (شرح الصُدور ص۶۸ عربی)

وُضو کرنے کا طریقہ

وُضو کرنے کے لئے ذرا اونچی جگہ بیٹھے تا کہ پانی کے چھینٹیں زمین سے ٹکرا کر اعضاء اور کپڑوں پر نہ لگیں اور وُضو کرتے وقت منہ قبلہ رُخ ہو اگر اس میں دشواری ہو تو جس طرف بھی رُخ ہو سکتا ہے اس طرف رُخ کر کے وضو کرے۔ وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرے یعنی ''میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کی۔'' اگر نیت نہ کی تو وُضو تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائیگی پھر بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لے کہ اس کا حدیثِ پاک میں بہت ثواب وارد ہے۔ (معجم صغیر طبرانی راوی حضرت ابوھریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) اب سب سے پہلے دونوں گٹوں تک تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور اگر کسی برتن کو ٹیڑھا کر کے اپنا سیدھا ہاتھ دھولے اس کے بعد پھر پانی لے کر وضو کرے اگر بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی مستعمل ہو جائے گا اور وُضو کے قابل نہ رہے گا اور اگر ہاتھ ناپاک ہوا تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ خواتین عموماً اس بات کا خیال نہیں کرتیں اور اس طرح وضو نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھ کر بھی نماز کی ادائیگی سے محروم رہتی ہیں ہاتھ دھوتے وقت اگر انگلی میں کوئی انگوٹھی یا چھلّا وغیرہ ہے تو خیال رکھے کہ اس کے نیچے کی جلد پر سے بھی پانی بہہ جائے۔ اگر انگوٹھی یا چھلّے کو بغیر ہلائے ہی پانی بہہ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو ہلائے تا کہ پانی اس مقام پر بہہ جائے اور اگر انگوٹھی یا چھلّے وغیرہ کا حلقہ اتنا تنگ ہے کہ بغیر اتارے وہاں پر پانی نہیں پہنچے گا تو ان کا اتارنا ضروری ہے بعض خواتین نیل پالش وغیرہ انگلیوں کے ناخنوں پر لگاتی ہیں اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا اسی طرح اگر آٹا گوندھنے کی وجہ سے آٹا ہاتھ یا انگلی وغیرہ پر جم گیا ہو تو اسے بھی چھڑا لے۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھونے کے بعد پھر سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی لے کر تین کلیاں کرے کلیاں اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصّے میں پانی پہنچ جائے اگر روزہ دار ہے تو غرغرہ نہ کرے یعنی حلق کی جڑ تک پانی نہ پہنچائے کیونکہ اگر حلق سے نیچے پانی اُتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کُلّی میں غرغرہ بھی کرے۔ جب قبلہ رخ ہو کر وضو کر رہی ہو تو کُلّی کا پانی قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ پھینکے بلکہ زمین کی طرف منہ کر کے پھینکے، کُلّی کے وقت مسواک بھی کرے کہ باعث اجر و ثواب ہے، (بیھقی فی شعب الایمان راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا) البتہ عموماً عورتیں مسواک کی عادی نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے مسوڑھے نرم اور نازک ہوتے ہیں لہٰذا مسواک کی جگہ مِسّی (دنداسا) وغیرہ استعمال کر سکتی ہے جبکہ روزہ دار نہ ہو ورنہ مکروہ ہے مگر مسواک کرنے میں کوئی کراہت نہیں اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کسی کھردرے کپڑے کو دانتوں اور مسوڑھوں پر اچھی طرح پھیر لے تا کہ منہ کی صفائی ہو جائے اگر دانتوں داڑھوں میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے تو اس کو پہلے ہی نکال دے، البتہ مِسّی یا کتھے چُونے وغیرہ کا جرم دانتوں پر جم جائے اور اس کے چھڑوانے میں ضرر ہو تو اس کا چھڑانا ضروری نہیں ہے اس کے بعد پھر تین مرتبہ سیدھے ہاتھ سے چلّو میں پانی لے کر ناک میں چڑھائے یہاں تک کہ ناک کے بانسے کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے اگر روزہ ہو تو مبالغہ نہ کرے

یعنی نرم ہڈی تک پانی نہ پہنچائے کہ اس طرح اگر دماغ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی سیدھے ہاتھ سے لے اور ناک صاف کرتے وقت الٹے ہاتھ کو استعمال کرے اگر ناک میں رینٹھ وغیرہ کا جرم جم گیا ہو تو اسے پہلے ہی چھڑالے اس کے بعد پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر چہرہ دھوئے چہرہ کی لمبائی پیشانی جہاں عموماً بال اُگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے لے کر دُوسرے کان کی لو تک ہے، اِس کا تمام حصّے پر تین مرتبہ پانی بہائے پانی بہاتے وقت ہونٹوں یا آنکھوں کو زور سے بند نہ کرے ورنہ بعض صورتوں میں وضو نہیں ہوتا اور جب چہرہ دھوئے تو پانی پیشانی سے ڈالے اس طرح نہ کرے کہ پانی آنکھوں یا ناک پر ڈال لے اور باقی اس سے اُوپر والے حصّے پر صرف تَر ہاتھ پھیر دے اس طرح وضو نہ ہوگا بلکہ ہر وہ حصّہ جس کو دھونا مقصود ہے وہاں پانی کا بہہ جانا ضروری ہے اگر آنکھوں کو یا (آنکھوں کا کونہ) پر سُرمہ یا کاجل وغیرہ کا جرم ہے تو اسے پہلے ہی چھڑالے اسی طرح ماتھے پر تلک، افشاں وغیرہ اور ہونٹوں پر لب اسٹک وغیرہ لگائی ہوئی ہے (خواتین کو چاہئے کہ تلک، افشاں اور لب اسٹک وغیرہ خرافات وفضولیات سے اجتناب کریں) تو اسے بھی دُور کرنا ضروری ہے ورنہ پانی نہ بہنے کی صورت میں وضو نہ ہوگا اسی طرح ناک کا سوراخ جس میں لونگ یا نتھ وغیرہ ہوتی ہیں ان کو چہرے دھوتے وقت آگے پیچھے ہلائے اگر بغیر ہلائے پانی نہیں پہنچے گا تو اس صورت میں ہلانا ضروری ہے، یونہی چہرے دھوتے وقت نہ تو پانی کو زور سے چہرہ پر مارے اور نہ ہی پھنکار مار کر پانی کے چھینٹے اُڑائے چہرہ دھوتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ دونوں ابروؤں کے بالوں پر سے اگر بال گھنے ہوں اور اگر چھدرے ہوں تو جلد پر سے اور آنکھوں کی پلکوں پر سے پانی بہہ جائے اگر پلک کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا چہرہ کو دھونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوئے اس طرح کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو انگلیوں سے لیکر کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئے اسی طرح الٹے ہاتھ دھوئے، ہاتھ دھوتے وقت پانی کو انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کی طرف بہانا چاہئے، اگر چوڑی، کنگن یا کوئی اور دوسرا زیور پہنے ہوئے ہو تو ان کو ہلائے تاکہ پانی ان کے نیچے کی جلد پر بہہ جائے اگر ان کے ہلائے بغیر پانی بہہ جاتا ہے تو ہلانے کی حاجت نہیں اور اگر بغیر ہلائے یا بغیر اتارے پانی نہیں پہنچے گا تو پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اُتارنا ضروری ہے دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد تین تین مرتبہ پانی چلو میں لے کر کہنیوں کی طرف بہانا یہ فضول اور اسراف ہے اس سے بالکل اِجتناب کرے بلکہ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد سیدھے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر بہائے غرض یہ کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تَر کر کے سَر کا مَسح کرے یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر پیشانی کے اس مقام پر رکھے جہاں سے بال جمنا شروع ہوتے ہیں اور شہادت کی دونوں اُنگلیاں اور دونوں انگوٹھے جُدا رکھے پھر باقی تمام انگلیوں اور دونوں ہتھیلیوں کو سَر کے بالوں سے اچھی طرح رَگڑتی ہوئی گردن کی طرف لائے اور اس طرح صرف ان بالوں پر مَسح کرے کو سر کے اوپر ہیں گردن کی طرف نیچے تک لٹکے ہوئے بالوں کا مسح نہیں ہوتا ہے اگر کسی نے لٹکے ہوئے

بالوں پرمسح کیااورسَر کے بالوں کوچھوڑ دیا تواس طرح مَسح نہ ہوگا جب سر کا مسح کرلے۔ تو پھر شہادت کی دونوں انگلیوں سے دونوں کان کے اندرونی حصّوں کا مسح کرے اوردونوں انگوٹھوں سے دونوں کان کے بیرونی حصّوں کا مسح کرے اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، گلے کا مسح کرنا بُرا اور منع ہے۔ جب سَر، کان اور گردن کے مسح سے فارغ ہوجائے تو دونوں پاؤں کوٹخنوں سمیت اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھا پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھوئے پھراسی طرح الٹا پاؤں دھوئے اگر پاؤں کی انگلی میں کوئی چھلا وغیرہ ہو یا کوئی دھاگہ یا ڈوری وغیرہ بندھی ہوتو دھوتے وقت ان کو ہلالے، اگر ہلائے یا اُتارے بغیر پانی اس جگہ نہیں پہنچے گا تو پھر پہلی صورت میں ہلانا اوردوسری صورت میں اتارنا ضروری ہوگا ہاتھ دھوتے وقت ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کرے یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرے اسی طرح پاؤں دھوتے وقت پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے یعنی پہلے سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی اوراس کے برابر والی انگلی کی درمیانی جگہ جسے گھائی کہتے ہیں اس میں اپنے اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی نیچے سے ڈال کر گُھمائے اسی طرح بالترتیب انگلیوں کا خلال کرتی ہوئی اُلٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر خلال ختم کردے۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد اعضاءِ وضو کو کسی پاک کپڑے سے پونچھ لے یا ایسے ہی رہنے دے، دونوں کام دُرست ہیں البتہ اگر اعضاء کو پونچھے تو اس قدر نہ پونچھے کہ اعضاء بالکل خشک ہوجائیں بلکہ اس طرح پونچھے کہ اعضاء پر قدرے نمی رہے وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (حاشیہ الطحطاوی ص ۴۳) ترجمہ: یااللہ عزّوجل تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکوں میں کردے۔

اوراسی طرح کلمۂ شہادت پڑھنا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (راوی حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

اورسورۂ قدر اِنَّآاَنْزَلْنٰہُ کا پڑھنا باعثِ اجروثواب ہے۔ (دیلمی بحوالہ طحطاوی ص ۴۴)

چَند باتیں

ہروضوکودھونے سے پہلے تھوڑا پانی لے کرتیل کی طرح مل لے تاکہ جلد نرم ہوجائے اور پانی آسانی سے جلد پر بہہ جائے سردیوں میں بالخصوص اس بات کا خیال رکھے کیونکہ سردیوں میں کھال خشک ہوجاتی ہے، وضو کرتے وقت دُنیاوی باتوں سے پرہیز کرے، بلکہ ہرعضوکو دھوتے وقت دُرود شریف پڑھتی رہے، ایک عضو کے دھونے کے فوراً بعد دوسرا عُضو دھونا شروع کردے دوسرا عضو دھونے میں اتنی تاخیر کرنا کہ پہلے دھویا ہوا عضو خشک ہوجائے یہ خلاف سنّت ہے۔ پانی کتنا ہی وافر مقدار میں ہومگر ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہ کرے البتہ اتنا کم پانی بھی استعمال نہ کرے کہ سنّت ہی ادا نہ ہو اس بات کو یاد رکھے کہ تین مرتبہ ہرعضو کودھونے سے مُراد یہ ہے کہ اس عضو پر سے تین مرتبہ پانی بہہ جائے اگرچہ اس طرح کرنے میں تین سے زیادہ مرتبہ پانی لینا

پڑے بغیر کسی عذر کے وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لے وضو کرنے کے بعد وضو کے بچے ہوئے پانی میں کچھ پی لینا بہت سے امراض کی دوا ہے۔

وُضو کے فرائض کا نقشہ

01 **مُنہ دھونا** چہرہ کا لمبائی میں پیشانی جہاں سے بال عموماً اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ دھونا۔

02 **کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا** دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت اس طرح دھونا کہ انگلیوں کے ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت ایک بال بھی خشک نہ رہے۔

03 **چوتھائی سَر کا مَسح کرنا** ہاتھ تر کر کے سَر کے چوتھائی بالوں پر مَسح کرنا۔

04 **ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا** دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

نوٹ مندرجہ بالا نقشہ میں دیے ہوئے چار فرضوں میں سے اگر ایک فرض بھی رہ گیا تو وضو نہ ہوگا اور جب وضو نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی۔

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا مُختصر بیان

عورت کے اگلے یا پچھلے مقام سے پاخانہ، پیشاب، ودی، ندی، منی، کیڑا پتھری ان میں سے کوئی ایک ہی چیز اگر نکلی تو وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ عورت کے اگلے مقام سے جو خاص رطوبت جس میں خون کی ملاوٹ نہیں ہوتی ہے اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ وہ رطوبت اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا پچھلے مقام سے ریح (ہوا) کا خارج ہونا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگلے مقام سے ہوا خارج ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا منہ بھر قے کا ہونا جب کہ وہ قے کھانا یا پانی یا صفرا (زرد رنگ کا کڑوا مادہ) کی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر قے نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، منہ بھر قے سے مراد یہ ہے کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتی ہو، پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے کی وجہ سے خون بہہ گیا اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتی تو خون نہیں بہتا جب بھی وضو ٹوٹ جائے گا زخم سے خون یا پیپ وغیرہ نکلتی رہی اور یہ بار بار پونچھتی رہی یہاں تک کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتی تو خون یا پیپ بہتی یا نہیں۔ اگر زخم سے بہہ جاتی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر نہ بہتی تو اب وضو نہیں ٹوٹے گا کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے پانی بہا تو وضو ٹوٹ جائے گا یونہی آنکھ سے بیماری کی وجہ سے پانی بہتا تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا، سوئی یا چھری

چاقو وغیرہ سے زخم لگ گیا لیکن خون اپنی جگہ سے نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اگر خون اپنی جگہ سے بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، منہ سے خون نکلا اگر خون تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا خون کے تھوک پر غالب ہونے کی پہچان یہ ہے کہ تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک کا رنگ زرد ہو تو اس صورت میں تھوک خون پر غالب مانا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا نماز پڑھ رہی تھی کہ ہنسی آگئی اور ہنسی اتنی آواز کے ساتھ آئی کہ پاس والیاں سُن لیں تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اتنی آواز میں ہنسی آئی کہ صرف خود نے سُنی تو صرف نماز ٹوٹے گی لہٰذا دوبارہ سے نیت باندھ کر نماز پڑھے اور اگر صرف چہرے پر مسکراہٹ آئی کہ دانت چمکے آواز پیدا نہ ہوئی تو نہ وُضو ٹوٹا اور نہ ہی نماز، یہ مسئلہ بالغہ عورت کے لئے جاگتے میں رکوع وسجود والی نماز کا ہے (یعنی نماز جنازہ میں یا نابالغہ یا وہ جو نماز میں سوگئی اور سوتے میں ہنسی ان صورتوں میں یہ مسئلہ نہیں ہے رہا یہ کہ نماز میں سو جانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں تو اس کا تفصیلی آگے آرہا ہے) برہنہ ہونے سے یا آئینہ دیکھنے سے یا گالی گلوچ اور دوسری زبانی برائیوں سے اجتناب کرے کہ یہ گناہ کے کام ہیں اسی طرح دوسرے کے سامنے اگرچہ وہ عورت ہی ہو برہنہ ہونا گناہ ہے عورت صرف اپنے شوہر کے سامنے برہنہ ہوسکتی ہے اور شوہر اس کے سَر تا قدم کو دیکھ سکتا ہے مگر یہ بھی خلافِ ادب ہے، لیٹی ہوئی تھی کہ آنکھ لگ گئی اور ایسی غفلت ہوگئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی ان صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا، بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند کا جھونکا آیا اور گر پڑی اگر فوراً آنکھ کھُل گئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر ذرا بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ بیٹھی ہوئی اس طرح سو رہی تھی کہ دونوں سرین اچھی طرح زمین سے جمی ہوئی تھیں اور اگر کسی چیز کی ٹیک بھی نہیں لگائی ہوئی تھی اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طرح اگر دونوں سرین زمین یا کُرسی وغیرہ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے ہیں یا دونوں سرین پر بیٹھی ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈیوں پر محیط ہیں یعنی پنڈلیاں دونوں ہاتھوں کے گھیرے میں ہیں اسی طرح ہاتھ خواہ زمین پر ہوں یونہی دوزانو سیدھی بیٹھی ہے یا چار زانوں پالتی مارے بیٹھی ہے یا کھڑے کھڑے سوگئی یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدۂ مسنونہ کی شکل میں سوگئی تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سوگئی تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز ٹوٹے گی البتہ اگر پورا رکن سوتے ہی ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے ہیں رُکن شروع کیا پھر سوگئی تو اگر جاگتے ہیں بقدر کفایت رکن ادا کرچکی ہے تو وہ ہی کافی ہے، ورنہ رکن پورا کرے (مثلاً پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ پڑھی تھی کہ سوگئی تو بیدار ہونے پر سورۃ ملائے تاکہ رُکن پورا ہو جائے اس کے بعد پھر رکوع کرے) عورت اگر سجدہ میں سوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ عورت کا سجدہ مردوں کی طرح نہیں ہوتا ہے۔

چند باتیں

منہ سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہوگیا یعنی تھوک سُرخ ہوگیا تو یہ خون ناپاک ہے اس کو نگل لینا منع ہے ایسی صورت میں گلاس یا کٹورے سے منہ لگایا تو وہ پانی اور برتن بھی ناپاک ہوجائیگا لہٰذا ایسی صورت میں چلو سے پانی لے کر منہ پاک کرے، بچہ اگر منہ بھر

دودھ کی قے کردے تو وہ بھی ناپاک ہوتی ہے بدن یا کپڑے کے جس حصّے پر لگے اسے دھوکر پاک کرے۔

سوئی، چُھری یا چاقو وغیرہ سے زخم لگ جائے اور خون نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جائے تو وہ ناپاک ہوتا ہے لہٰذا اپنے پہنے ہوئے کپڑے یا دوپٹہ سے اسے نہ پونچھے بلکہ اسے دھولے اسی طرح سے زخم سے بہنے والی پیپ یا خون اور آنکھ، کان، ناک اور پستان سے کسی بیماری کی وجہ سے بہنے والا پانی بھی ناپاک ہوتا ہے اس میں بھی پہلے لکھی گئی بات کے مطابق عمل کرے۔

دو اہم مسئلے

(۱) اعضاء وضو میں سے کسی حصّے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی ہے تو وضو کرتے وقت اگر پٹی کھول کر زخم پر سے پانی بہانا نقصان نہ دیتا ہو تو پانی بہانا ضروری ہے اگر پانی بہانا نقصان دیتا ہو مگر مسح کرنا یعنی ہاتھ کو گیلا کر کے پھیرنا نقصان نہیں دیتا تو اس صورت میں مسح کرے اگر مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو یا پٹی کھولنے میں بہت دقت و دشواری ہے تو پھر ساری پٹی پر مسح کرے اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے مثلاً کلائی کے ایک طرح زخم ہے لیکن پٹی گولائی میں بندھی ہوئی ہے تو کلائی کا دوسرا حصّہ جہاں زخم نہیں ہے وہاں پر پٹی کے نیچے زخم نہ ہو لہٰذا اس صورت میں اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر باقی دوسری جگہ دھونے میں کسی قسم کا ضرر نہ ہو تو اسے دھوئے اگر اس صورت میں پٹی کا کھولنا دشوار ہو اگرچہ یونہی کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گی اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کرلے اسی طرح اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ پر کوئی پھوڑا یا پھنسی یا اور کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے ضرر ہوتا ہے تو اس جگہ پانی نہ بہائے بلکہ مسح کرلے اگر مسح بھی نقصان کرے تو اس جگہ کو ایسے ہی چھوڑ کر باقی کو دھولے۔

(۲) اگر کوئی ایسا زخم ہے جو ہر وقت بہتا رہتا ہے یعنی اس زخم سے خون یا پیپ برابر بہتی رہتی ہے یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں اور اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے مثلاً صرف وضو کے فرض ادا کر کے فرض نماز یا واجب نماز جو بہت لمبی نہ ہو پڑھنے کھڑی ہوئی تھی کہ زخم بہہ گیا یا قطرہ آ گیا لہٰذا جب ایسی حالت ہو جائے کہ عذر کی وجہ سے طہارت کر کے نماز ادا نہ کرسکے تو ایسی عورت کا شمار معذورہ میں ہوتا ہے یعنی ایسی عورت ہر نماز کے لئے نیا وضو کرلے پھر اس وضو سے جتنی چاہے نماز پڑھتی رہے جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا یہ وضو بھی باقی رہے گا البتہ اس عذر کے علاوہ جس سے یہ معذورہ ہوئی ہے کوئی اور عذر واقع ہوا جو وضو کو توڑنے والا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً قطرے آنے کا عذر ہے مگر پاخانہ کرلیا یا جسم کے کسی حصّے سے خون نکل کر اس جگہ بہہ گیا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو اب وضو ٹوٹ جائے گا اس کے علاوہ عذر کے ثابت رہنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عذر جس سے معذورہ ہوئی ہے ہر نماز کے وقت کم از کم ایک مرتبہ ضرور ہو اگر کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گذر گیا کہ وہ عذر ایک مرتبہ بھی واقعہ نہ ہوا تو اب وہ معذورہ نہ رہے گی اسی طرح وہ عذر جس سے عورت معذورہ ہو جائے مثلاً خون بہنے کا یا قطرے نکلنے کا عذر ہے اور خون کے بہنے یا پیشاب کے قطروں کے نکلنے سے کپڑا ناپاک ہو گیا

تو یہ دیکھے کہ اگر نماز کے ختم کرنے سے پہلے پھر کپڑا ناپاک ہو جائے گا تو اس صورت میں کپڑے کا دھونا واجب نہیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی پھر دوبارہ کپڑا ناپاک نہیں ہوگا بلکہ نماز طہارت کے ساتھ ادا ہو جائے گی تو اس صورت میں کپڑے کا دھونا ضروری ہوگا۔

کن کن چیزوں کے لئے وضو کرنا فرض یا واجب، سنّت یا مُستَحب ہے

اگر وضو نہ ہو تو نماز، سجدۂ تلاوت اور قرآنِ عظیم چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے، طواف بیت اللہ شریف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ غُسل جنابت سے پہلے اور جنابت سے ناپاک ہونے والی کو کھانے پینے اور سونے کے لئے اور حضور پُر نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مُبارکہ کی زیارت اور وقوفِ عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کرنا سنّت ہے، سونے کے لئے اور جماع سے پہلے اور جب غصّہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لئے اور کتب دینیہ چھونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وان کنتم جنبا فاطھروا ط (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶)

ترجمہ : اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سُتھرے ہو لو۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔ (یعنی عذاب دیا جائے گا) (ابو داؤد شریف ص ۳۳ عربی)

حکایت

حافظِ ابن رجب اور ہثیم بن عدی نے اپنی سند سے حضرت ابان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ہمارا ایک پڑوسی مرگیا تو ہم کفن و دفن میں شریف ہوئے جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلّے کی مثل ایک جانور تھا ہم نے اس کو مارا تو وہ نا ہٹا چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وُہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، اس کے بعد تیسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی یہی معاملہ ہوا آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اسی قبر میں دفن کردو۔ جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے بہت زوردار آواز سُنی گئی تو ہم اس شخص کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس پر مرنے والے کی بیوی نے بتایا۔

کان لایغتسل من الجنبۃ یعنی وہ غسلِ جنابت نہیں کرتا تھا۔ (شرح الصدور ص ۷۴ عربی)

دَرس

غسلِ جنابت میں بلاعذر تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ نہ جانے کب موت آجائے، غسلِ جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہوجائے حرام ہے پس معلوم ہوا کہ غسلِ جنابت نہ کرنا یا اس میں ایسی کوتاہی کرنا جس سے غسلِ جنابت کے فرائض میں سے کسی ایک میں بھی بال برابر کمی رہ جائے تو یہ گناہ وعذاب کا باعث ہے۔

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والی پر کسی کی نظر نہ پڑے غسل خانہ میں بَرہنہ ہو کر غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کرے اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی اس سے فارغ ہولے کیونکہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے، اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین کچی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے جو بھی پانی گرے گا وہ بھی ناپاک ہو جائیگا اور نہاتے وقت وسوسے آتے رہیں گے کہ اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑ گئے اور اگر اس ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی یا بگھونے میں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہوگا، لہٰذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کرے۔ اگر پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً نکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کرسکتی ہے مگر پھر بھی اس سے بچے تو بہتر ہے غسل کرنے سے پہلے اس کی نیت کرلے یعنی،

"میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دُور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کی۔"

اگر نیت نہ کی تو غسل تو ہوجائے گا مگر ثواب نہ پائے گی غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہی ہے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہے تو جس طرف بھی چاہے منہ کرلے یا پیٹھ۔ یونہی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح غسل کرسکتی ہے مگر بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے غسل خانے میں بلاسخت ضرورت کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ ہی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے، یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ جہالت ہے۔

نیت کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین مرتبہ دھوئے پہلے سیدھا اور بعد میں اُلٹا اور اس بات کا خیال رکھے کہ ہاتھوں کو دھونے کے لئے کسی چھوٹے برتن مثلاً ڈونگے یا گلاس کے ذریعہ بالٹی سے ایسے پانی نکالے کہ ہاتھ کا کوئی حصہ حتیٰ کہ انگلی کا ناخن بھی پانی میں نہ ڈوبے ورنہ پانی مستعمل ہوجائے گا اور غسل کے قابل نہیں رہے گا ہاتھ دھونے کے بعد اب جتنا ہاتھ دھولیا ہے اس کو پانی میں ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں اس کے بعد استنجا کے مقام کو دھوئے اگرچہ وہاں نجاست نہ لگی ہو اس کے بعد اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہوئی ہے تو اس کو دھو ڈالے مگر احتیاط کے ساتھ کیونکہ اگر اس نجاست کو بہا کر لے جانے والے پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی میں گر گیا تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا اور غسل کے قابل نہیں رہے گا اس کے بعد ایسا ہی وضو کرے جیسا کہ

نماز کے لئے کیا جاتا ہے جس کا طریقہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے لہٰذا اس کے مطابق وضو کرے اور جو احتیاطیں وہاں مذکور ہوئیں ان کو غسل کرنے میں بھی پیش نظر رکھے کیونکہ یہاں ان کو دوبارہ بیان نہیں کیا جائے گا البتہ غسل کے وضو کرنے میں جو کلی کی جاتی ہے اور ناک میں پانی چڑھایا جاتا ہے اس کو دوبارہ تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں کام وضو میں تو سنت ہیں مگر غسل میں فرض ہیں لہٰذا جب کلی کرے تو اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصے میں ہونٹ سے لے کر حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے (اگر روزہ دار ہو تو غسل کرتے وقت بھی کلی اور ناک میں پانی لیتے وقت مبالغہ نہ کرے جیسا کہ وضو کے بیان میں لکھا گیا ہے لہٰذا اگر ماہ رمضان میں رات کو غسل فرض ہو تو رات ہی کو غسل کرے پھر سحری کرے اور اگر غسل کرنے میں سحری کا وقت نکل جائے گا تو اس صورت میں کلی غرغرہ کے ساتھ اور ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھائے کیونکہ روزہ کی حالت میں یہ دونوں کام نہیں کرسکتی ناپاکی کی حالت میں روزہ کا رکھنا صحیح ہے لیکن غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے سخت حرام ہے) اگر دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں (درازوں) میں کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہے جو وہاں پانی کے بہنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے اور جب ناک میں پانی لے تو دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک پانی کو پہنچائے کہ پانی کو ذرا کھینچ کر اوپر چڑھائے ورنہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اگر ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اسکا چھڑانا بھی ضروری ہے غسل کرتے وقت اتنی بات خیال میں رکھے کہ اگر پانی وہاں ٹھہرا رہتا ہے یا کچی زمین ہے کہ غسل کرنے کے بعد جب نکلے گی تو پاؤں لتھڑ جائیں گے تو اس صورت میں پاؤں کپڑے پہننے کے بعد دھوئے ورنہ پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھولے یعنی جب کہ وہاں پانی نہ ٹھرتا ہو یا کسی اونچے پٹڑے یا چوکی پر بیٹھی ہو۔

وضو کرنے سے پہلے سارے بدن پر تیل کی طرح پانی مل لے خصوصاً سردیوں میں تاکہ جسم کے ہر حصے پر پانی بآسانی بہہ جائے اس کے بعد پہلے سیدھے مونڈھے پر تین مرتبہ پانی بہائے اس کے بعد الٹے مونڈھے پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہیں تو ان کا کھولنا ضروری نہیں ہے جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے اور جڑیں تر ہو جائیں اگر بال کھلے ہوئے ہیں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پونچھ لے اور کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر نکل آئے۔

چند احتیاطیں

غسل کرتے وقت تمام زیورات مثلاً چوڑیاں، کنگن، کانوں کی بالیاں، نتھ اور انگوٹھی اور چھلے وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے پانی بہہ جائے گا تو ٹھیک ہے اور اگر ہلائے بغیر انکے نیچے پانی نہیں بہے گا تو ان کا ہلانا ضروری ہے اسی طرح اگر اتارے بغیر پانی نہیں بہے گا تو ان کا اتارنا ضروری ہے اگر معلوم ہے کہ زیورات اتارنے پڑتے ہیں تو پہلے ہی سے اتار کر احتیاط

کے ساتھ کسی محفوظ مقام پر رکھ دے ورنہ گم ہونے یا چوری ہونے کا خوف ہے، کان کے ہر حصہ پر اور اس کے سوراخ کے منہ پر اور کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ پر منہ اوپر اٹھا کر پانی بہائے، بغلوں پر ہاتھ اٹھا کر پانی بہائے جسم کے موٹاپے کی وجہ سے پیٹ پر پر بلٹیں (سلوٹیں) ہو جاتی ہیں انہیں اٹھا کر پانی بہائے ناف کو انگلی ڈال کر دھوئے جب کہ وہاں پانی بہنے میں شک ہو، جسم کے ہر رونگٹے پر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اسی طرح ران اور پٹیرو (ناف سے نیچے کا حصہ) کے جوڑ، ران اور پنڈلی کے جوڑ پر پانی بہائے جب کہ بیٹھ کر نہائے اور دونوں سرین کے ملنے کی جگہ پر پانی بہائے خصوصاً جب کہ کھڑے ہو کر نہائے ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائے فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئے البتہ فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے یونہی حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے اسی طرح اگر نیل پالش لگی ہوئی ہے تو غسل کرنے سے پہلے اسے کھرچ کر دُور کر دے اور یوں ہی ہر جرم وار چیز جو جسم پر لگی ہوئی ہے مثلاً افشاں وغیرہ کہ عورتیں پیشانیوں پر لگاتی ہیں ان کا دُور کرنا ضروری ہے اگر سُرمہ یا کاجل کا جرم آنکھ کے کویا یا پلکوں پر لگا ہو تو اسے چھڑا کر وہاں پانی بہانا ضروری ہے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ھے

منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر فرج (عورت کی شرم گاہ) سے نکلنا غسل کی فرضیت کا سبب ہے حیض ونفاس کے ختم ہونے پر بھی غسل فرض ہوتا ہے احتلام یعنی سوتے سے اٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب وغیرہ ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذتِ انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتی ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل واجب نہیں اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل واجب نہیں اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے تو غسل واجب ہے۔ اگر احتلام یاد ہے مگر اسکا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں ہے تو غسل واجب نہیں ہوا۔ عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں، حشفہ یعنی مرد کے عضوتناسل کا سر عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں داخل کرنا مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب کرتا ہے چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ یونہی انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں بالغ ہوں لیکن عورت کے پچھلے مقام کو استعمال کرنا سخت گناہ ہے (ابن ماجہ، ترمذی) اگر عورت بھی اس پر راضی ہے تو وہ بھی سخت گناہ گار ہوگی۔ عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا کوئی چیز ربڑ وغیرہ کی مثلِ ذکر (یعنی مرد کے عضوتناسل کی طرح) بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں مگر ایسا کرنے والی گناہ گار ہوگی اور یہ صحت کے لئے بہت مضر اور خطرناک چیز ہے (مبلغ اسلام حضرت عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے تصنیف لطیف "بہارِ شباب" کا مطالعہ کیجئے) غسلِ جنابت کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے

غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضوٹوٹ جائے گا ماہ رمضان میں اگر جنبی ہوئی تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصّہ جنابت سے خالی ہواور اگر نہیں نہائی تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوگا مگر مناسب یہ ہے کہ کُلی غرغرہ کے ساتھ کرے اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھالے کہ یہ دونوں کام طلوعِ فجر کے بعد نہیں ہوسکیں گے البتہ اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دِن نکل آیا اور نمازِ فجر قضا کردی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور ماہِ رمضان میں اور زیادہ گناہ کا سبب ہوگا لہٰذا جب غسل واجب ہوجائے تو نہانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جس گھر میں جنب ہواس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے'' (ابو داؤد شریف راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اگر نہانے میں اتنی دیر کردی کہ نماز کا وقت آخری آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب اگر تاخیر کرے گی تو گناہ گار ہوگی، عورت جنبی ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہوگیا تو چاہے اب نہالے یا حیض ختم ہونے کے بعد نہالے۔ اگر ابھی نہائے گی تو پھر بھی حیض کے ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری ہوگا عورت پر چند غسل واجب ہیں اگر سب کی نیّت سے ایک غسل کرلیا تو سب ادا ہوجائیں گے اور سب کا ثواب ملے گا، عورت کو نہانے یا وضو کے لئے پانی مول (یعنی رقم کا) لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لئے نہائے غسلِ جنابت کے احکام اِنْ شاءَ اللّٰہ عزّ وجل حیض ونفاس اور استحاضہ کے بیان کے بعد ایک ساتھ ہی تحریر ہونگے۔

حیض کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ویسئلونک عن المحیض ط قل ھو اذی لافاعتزلو النسآء فی المحیضِ لا ولا تقربو ھنَ حتّٰی یطھرن ج فاذا تطھرنَ فاتوھن من حَیثُ امرکم اللّٰہ ط (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۲۲)

ترجمہ : اورتم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو، حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ پاک نے حکم دیا۔'' (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو حیض کا خون جاری نہیں ہوتا مگر وہ حیض اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور اگر وہ حائضہ پہلے دِن اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلیٰ کُلِّ حَال کہے اور تمام گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ اس عوت کے لئے آگ سے آزادی، پل صراط سے گذرنے کا پروانہ، عذاب سے امن لکھتا ہے اور اس عورت کے لئے اللہ تعالیٰ ہر دِن ورات کے بدلے چالیس شہیدوں کا درجہ بلند کرتا ہے جب کہ وہ حیض میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فضیلت ان نیک عورتوں کے لئے ہے جو امُورِ شرعیہ میں اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔

درس

عرب لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا۔ بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت میں مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے مسلمانوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کا حکم دریافت کیا، اس پر مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور افراط وتفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مجامعت (صحبت) ممنوع ہے۔ (درة الناصحين ص ٥٩ عربی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حائضہ عورت سے یا عورت کے دُبُر (پیچھے کے مقام) میں جماع کرے یا کاہن (نجومی) کے پاس جائے تو اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی (تفسیر خزائن العرفان) واضح ہو کہ بحالتِ حیض جماع کرنا حرام و ناجائز ہے اور حرام جان کر کر لیا تو سخت گناہ گار ہوا توبہ فرض ہے اور اسے حلال جاننا کفر ہے۔ (ابن ماجه حديث نمبر ٦٧٧ ، ترمذی)

حیض کی حکمت

عورت بالغہ کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں (بهار شريعت حصّه دوم) گویا عورت کو صحیح طریقہ پر حیض کا آنا اس کے لئے ایک نعمت ہے، بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔

حیض کے چھ رنگ ہیں

(۱) سیاہ (۲) سُرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیالا

جبکہ سفید رنگ کی خالص رطوبت جو عورت کے اگلے مقام سے نکلتی ہے وہ حیض نہیں بلکہ اس کے نکلنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اس رطوبت کے کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک ہوتا ہے حیض کی کم سے کم مُدّت تین دِن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر (۷۲) گھنٹے ہیں اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن اور دس راتیں ہیں، اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو

خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دِن زیادہ خون آیا وہ استحاضہ ہے مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں پانچ دِن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ دس دِن آیا تو یہ دسوں دِن حیض کے مانے جائیں گے البتہ اگر بارہ دِن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی جبکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ کا خون ہوگا کم سے کم نو سال کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی مدت پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ (یعنی حیض واولاد سے نا اُمید ہونے والی) کہتے ہیں نو برس کی عمر سے پہلے عورت کو جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں پہلے آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دِن کا وقفہ ضروری ہے یعنی دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مُدّت پندرہ دِن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں عورت کو چاہئے کہ وہ حیض آنے کی مدت اچھی طرح یاد رکھے یا لکھ لے تاکہ شریعت مطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے مدّتِ حیض یاد نہ رکھنے کی صورت میں بہت سی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

نفاس کا بیان

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ طاعون اور پیٹ کے عارضہ سے اور ڈوب کر فوت ہونا اور بچہ جنتے وقت مرنا شہادت ہے۔ (نسائی شریف)

نوٹ اگر کوئی خود جان بوجھ کر سمندر یا دریا میں ڈوب کر مَر جائے تو یہ خودکشی ہوگی نہ کہ شہادت۔

''حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اُمّ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھی جو کہ حالتِ نفاس میں انتقال فرما گئیں تھیں۔'' (نسائی باب الصلوٰۃ علی النفسآء)

درس

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے اگلے مقام سے جو خون نکلتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک ہی لحہ خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مُدّت چالیس دِن اور رات ہیں، عورت کے شکم میں جب سے حمل قرار پاتا ہے اس دِن سے لے کر بچے کی پیدائش تک بالخصوص عورت کو دقت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے سب سے کٹھن مرحلہ بچے کی پیدائش کے وقت ہوتا ہے اس وقت عورت موت و زندگی کی کس مکش میں ہوتی ہے اگر بچہ

جننے وقت کسی عورت کا انتقال ہوجائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے لہٰذا ان توہم پرستوں کی تردید ہوگئی جو ایسے موقع پر مرنے والی عورت کی موت بدشگونی اور منحوسیت کی علامت سمجھتے ہیں لیکن تعلیماتِ اسلامیہ سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ ایسی موت منحوسیت نہیں بلکہ شہادت ہے اور حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔ اب ہم نفاس کے متعلق کچھ ضروری مسائل تحریر کرتے ہیں۔

کسی عورت کو چالیس دن ورات سے زیادہ نفاس کا خون آیا اگر پہلا بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن ورات نفاس ہے باقی جتنے ایام چالیس دن رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ استحاضہ کے ہیں اور اگر اس سے پہلے بھی بچہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اس صورت میں بھی یہی مسئلہ ہوگا یعنی چالیس دن رات نفاس کے اور باقی استحاضہ کے اور اگر پہلے بچے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مثلاً پہلے جو بچہ پیدا ہوا تھا تو تیس دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں تیس دن رات نفاس کے ہیں باقی استحاضہ کے مثلاً پہلے بچے کے پیدا ہونے پر تیس دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچے کی پیدائش پر پچاس دن رات خون تو تیس دن نفاس کے ہونگے باقی بیس دن رات (استحاضہ) کے کسی عورت کو حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ بچے کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں اور نہ ہی یہ یاد ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اس سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہوجاتا، یعنی اگر ایک سو بیس دن ہوگئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور حمل کے گر جانے کے بعد خون ہمیشہ کے لئے جاری ہوگیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گذر جانے کے بعد نہا کر نماز شروع کردے اور اگر عادت نہ تھی تو دس دِن کے بعد نہا کر نماز شروع کردے۔

کسی عورت کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے مثلاً اس کے پہلے دو بچے پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے بعد تیس تیس دن خون آیا تھا مگر تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد تیس دن گذر گئے لیکن ابھی تک خون بند نہیں ہوا تو دین دن سے چالیس دن تک جتنے دن بھی زیادہ خون آئے وہ نفاس کے دن ہوں گے البتہ اگر چالیس دن سے اُوپر خون آیا تو اب تیس دِن نفاس ہونگے باقی استحاضہ کے۔

نفاس والی عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں، بعض عورتیں جو زچہ کے برتن تک الگ کردیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلّہ (چالیس دن یا سوا مہینہ) پورا نہ ہولے اگرچہ نفاس ختم ہوگیا ہو نہ تو وہ نماز پڑھتی ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتی ہیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کردیں بلکہ اگر نہانے سے بیماری کا پورا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کرلیں اور نماز پڑھیں اگر نماز نہ پڑھیں گی تو گناہ گار ہوں گی اسی طرح یہ مسئلہ بھی من گھڑت ہے کہ زچہ جب غسل کرے تو وہ چالیس لوٹوں کے پانی سے غسل کرے ورنہ غُسل نہیں اُترے گا۔

استحاضہ کا بیان

اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مُبارک میں ایک عورت کے اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا اس کے لئے ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دِن و راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کر کے مہینے میں ان ہی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دِن جاتے رہیں تو غسل کرے اور شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھے (مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۱۰۵)

حیض ونفاس کے علاوہ جو خون از رُوئے بیماری عورت کے اگلے مقام سے نکلتا ہے اسے استحاضہ اور ایسی عورت کو مستحاضہ کہتے ہیں مستحاضہ کے لئے نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ہی ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا حرام ہے۔ اسی طرح مستحاضہ کا کعبہ شریف میں داخل ہونا طوافِ کعبہ، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام امُور بھی جائز ہیں۔ غرضیکہ مستحاضہ کا حکم معذور کی طرح ہوتا ہے چنانچہ استحاضہ اگر اِس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے یعنی جس عورت سے استحاضہ کا خان برابر بہتا رہتا ہے اور اتنی دیر بھی نہیں رُکتا کہ وہ وضُو کر کے فرض نماز پڑھ سکے اس صورت میں نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گذر جائے تو اس کو معذور کہا جائے گا اب وہ ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ معذور ہو جانے پر ایک نماز مثلاً ظہر کے لئے وضو کیا تو یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا جیسے ہی عصر کا وقت ختم ہو گا تو یہ وضُو بھی ختم ہو جائے گا، اب پھر نمازِ عصر کے لئے تازہ وضو کرے معذور ہونے کی صورت میں عذر کے ثابت رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس عذر سے معذور ہوئی ہے وہ عذر پانچ وقتہ نمازوں سے ایک نماز کے پورے وقت میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور واقع ہو۔ اگر کسی ایک نماز کس پورا وقت ایسے گذرا کہ وہ عذر واقع نہ ہوا تو اب معذور نہ رہے گی اب دوبارہ معذور ہونے کے لئے وہی مسئلہ ہے جو پہلے مذکور ہوا۔ معذور ہونے کی صورت میں یہ بات بھی یاد رکھے کہ وہ عذر جس سے معذور ہوئی وضو کرنے کے بعد اگرچہ متعدد بار واقع ہوا مگر وہ وضو نہیں توڑے گا جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے جس میں وضو کیا ہے البتہ دوسرا کوئی اور عذر ہوا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اس صورت میں معذور کا بھی وضو بھی ٹوٹ جائے گا مثلاً ایک عورت استحاضہ کی وجہ سے معذور ہوئی ہے اب اگر اس کے ہاتھ میں چھری یا چاقو وغیرہ کی نوک لگ گئی جس کی وجہ سے خون نکل کر بہہ گیا یا پیشاب کر لیا یا ہوا خارج ہو گئی تو ان سب صورتوں میں اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

حیض و نفاس کے احکام

حیض ونفاس والی کوروزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے اسی طرح قرآن مجید پڑھنا دیکھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا حاشیہ کو ہاتھ یا اُنگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں، کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہے تو خاص اس آیت کا اور اسی طرح اس کے عین پیچھے جو جگہ ہے اس کا چھونا حرام ہے، حیض ونفاس کی اس حالت میں سجدۂ شکر، سجدہ تلاوت بھی حرام ہے اور آیتِ سجدہ سُن کر حیض ونفاس والی پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ معلّمہ کو حیض ونفاس ہوا تو وہ ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور ان تمام چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور اگر بغیر وضو یا کلی کے پڑھ لیا تو بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں ہے حیض ونفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ حیض ونفاس والی پر ان دِنوں کی نمازیں معاف ہیں اور ان کی قضا بھی نہیں، یونہی روزے بھی ان دِنوں میں نہیں رکھے گی مگر روزوں کی قضا دوسرے دِنوں میں رکھنا ضروری ہے نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی یونہی فرض پڑھتے میں حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ حیض والی عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور صرف وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر خون بند ہونے کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر اندر دوبارہ خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دِن نکال کر باقی دنوں کی نمازیں قضا کرے اور جس کی کوئی عادت نہیں ہے وہ دس دِن کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ اسی مسئلہ مذکورہ میں دوسری صورت یہ ہے کہ تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا اور اس نے وضو کر کے نماز شروع کر دی لیکن جب اس کی عادت کے دن پورے ہوئے تو نہا لے یا جس کی کوئی عادت نہیں اس نے دس دن کے بعد غسل کر لیا اب پندرہ دن کے اندر دوبارہ خون آیا تو اس صورت میں دونوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں۔

جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا و عادت کے دن ابھی پورے نہیں ہوئے یا نفاس اس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے اگر عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو جائے تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن انتظار کرے اگر اس مُدّت کے اندر خون بند ہو گیا تو اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر اس مدت کے بعد بھی خون جاری رہا تو غسل کرے اور عادت کے بعد کے باقی دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخروقت مستحب تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر عادت کے دن پورے ہو چکے تو اب انتظار کی حاجت نہیں بلکہ غسل کر کے نماز پڑھے حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا وقت باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہہ سکتی ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر حیض دس دن سے کم اور نفاس چالیس دن سے کم میں بند ہوا تو اگر اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو نماز فرض ہوگئی لہذا نماز قضا کرے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو پھر نماز فرض نہ ہوگی۔ سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح سو کر اُٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اس وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا جس سے اثر دیکھا لہذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا کرے اسی طرح حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر (جو شرم گاہ پر رکھی جاتی ہے) کوئی نشان حیض کا نہیں ہے تو رات ہی سے پاک ہے لہذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو اب نہا کر اس کی قضا پڑھے۔ اگر ماہ رمضان میں عورت دن کے وقت پاک ہوئی تو اَب پاک ہونے کے بعد اسے کچھ کھانا پینا درست نہیں بلکہ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضا رکھنی پڑے گی اور اگر ماہ رمضان میں رات کے وقت پاک ہوئی تو دیکھے کہ اگر حیض پورے دس دن رات آیا تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہے جس میں وہ ایک مرتبہ اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن رات سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل کرے گی لیکن غسل کے بعد ایک بار بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکے گی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن رات سے کم حیض کی صورت میں رات کے وقت پاک ہونے پر رات اتنی باقی ہو کہ وہ غسل نہیں کر سکے گی تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن دِن کو کچھ کھانا پینا دُرست نہیں بلکہ سارا دِن روزہ داروں کی طرح رہے اور بعد میں اسے روزے کی قضا رکھے اور اگر رات کے ایسے وقت پاک ہوئی کہ غسل تو کر سکتی ہے مگر غسل نہیں اور حیض دس دن رات سے کم میں ختم ہوا ہے تو روزہ نہ چھوڑے بلکہ روے کی نیت کرلے اور صبح کو نہالے۔ عورت کو جب حیض ونفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا بعد پاک ہونے کے اس کی قضا رکھے گی اگر فرض روزہ تھا تو قضا رکھنا فرض اور اگر نفل روزہ تھا تو قضا رکھنا واجب ہے حیض اور نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی عورت کو۔ حیض ونفاس میں عورت سے جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر جماع کرلیا تو سخت گناہ گار ہوا اور اس پر توبہ فرض ہے عورت کو چاہئے کہ اس حالت میں وہ اپنے شوہر کو اپنے پر قابو نہ پانے دے اس حالت میں اگر عورت بخوشی اپنے شوہر کے ساتھ جماع میں مشغول ہوئی تو وہ بھی سخت گناہ گار ہوگی حیض ونفاس کی حالت میں ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بلا شہوت اور اگر ایسا کپڑا وغیرہ حائل ہے کہ اس کی وجہ سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوتی ہو تو پھر عورت کے

مذکورہ بالا حصے سے مرد کے عضو کے چھو جانے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس وکنار بھی جائز ہے اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ایسی عورت کو شوہر کا اپنے ساتھ کھلانا یا اپنے ساتھ سُلانا جائز ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ عورت کو حیض ونفاس ہے اپنے ساتھ نہ سلانا مکروہ ہے البتہ اگر اپنے ہمراہ سلانے میں شوہر کو غلبۂ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو بیوی کے ساتھ نہ سوئے اور اگر ان باتوں پر غالب گمان ہو تو پھر شوہر کا بیوی کے ساتھ سونا گناہ ہے اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہوا، تو پاک ہوتی ہے اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد جماع کرے۔ اگر عورت حالتِ حیض سے دس دن سے کم میں پاک ہوتی تو جب تک وہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گذر نہ جائے جماع جائز نہیں ہے اور اگر اتنا وقت نہیں تھا کہ اس میں غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گذر جائے یا غسل کرے تو جماع جائز ہے ورنہ نہیں۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے لیکن جماع کرنا پھر بھی جائز ہے جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں مثلاً کسی عورت کی عادت چھ دن حیض آنے کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی دن حیض آیا تو اسے حکم ہے کہ غسل کر کے نماز شروع کر دے مگر جماع کرنے کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پھر خون آجائے اگر ایک دن یا دو دن غرضیکہ تین دن رات کامل سے خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی اس عورت سے شوہر کا جماع کرنا دُرست نہیں اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجائے تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا چنانچہ ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھے۔ حیض کے جو مسائل مذکور ہوئے نفاس کے احکام کو بھی اسی طرح سمجھنا چاہئے اب آخر میں ہم حیض ونفاس کے سلسلے میں چند مسائل امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ شریف جلد دوم سے نقل کرتے ہیں تاکہ اور آسانی کے ساتھ ان مسائل کو ذہن نشین کر لیا جائے لیکن ہم صرف جواب کو مسئلہ کی صورت میں اور مشکل عبارات کو آسان پیرائے میں لکھیں گے اصل عبارات دیکھنے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد دوم سے رجوع کریں۔

مسئلہ 143 کا جواب

جب تک عورت کو خون آئے نماز چھوڑے رکھے البتہ اگر خون کا بہنا دس دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس دن سے کم تھا مثلاً چھ دن کا تھا تو اب غسل کر کے چار دِن کی قضا نمازیں پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب چھ دن کی قضا نمازیں پڑھے گی۔

مسئلہ 145

جوحیض اپنی پوری مدت یعنی دس دِن کامل سے کم میں ختم ہوجائے اس میں دوصورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم مدت میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہیں گذرے تھے کہ خون بند ہوگیا لہٰذا اس صورت میں صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ عورت غسل بھی کرے اور اگر عادت سے کم مدت حیض نہیں آیا مثلاً پہلے مہینے سات دن حیض آیا تھا اب بھی سات دن یا آٹھ دن حیض آ کر ختم ہوگیا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو ان صورتوں میں صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات ضروری ہے یا تو عورت غسل کرے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمّم کرنا ہو تو تیمّم کر کے نماز بھی پڑھ لے صرف تیمّم کافی نہیں، یا عورت غسل نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس عورت پر کوئی فرض نماز قضا ہوجائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گذر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں وہ نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بغیر طہارت یعنی غسل کے بغیر بھی اس سے صحبت جائز ہوجائے گی۔

مسئلہ 147

نفاس میں خون جاری ہوتا ہے اگر پانی جاری ہو تو وہ کوئی چیز نہیں لہٰذا چالیس دن کے اندر جب بھی خون لوٹے گا شروع ولادت سے خون ختم تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے جو دن بیچ میں خون نہ آنے کی وجہ سے خالی گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہونگے مثلاً بچہ کی ولادت کے دومنٹ تک خون آ کر بند ہوگیا، عورت نے طہارت کا گمان کر کے غسل کیا اور نماز، روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی مگر چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دومنٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو یہ سارے دِن نفاس ہی کے ٹھہریں گے لہٰذا فرض یا واجب نمازیں یا روزے جو رکھے تھے ان کی پھر قضا کرے۔

مسئلہ 148

حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز اور اسے اپنے ساتھ کھنا کھلانا بھی جائز ان باتوں سے احتراز و اجتناب یہود و مجوس کا مسئلہ ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔

مسئلہ 149

عام جاہل عورتوں میں جو مشہور ہے کہ جب تک چلّہ یعنی چالیس دن یا سوا مہینہ نہ ہوجائے زچہ پاک نہیں ہوتی یہ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہ میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ عورتوں کو اس سے باز رکھیں، نفس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن رکھے گئے ہیں نہ یہ کہ چالیس دن سے کم ہوتا ہی نہ ہو، نفاس کی کم مدت کے لئے

کوئی حد نہیں لہٰذا اگر بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا تو عورت اس وقت نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے دوبارہ خون نہ آئے تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے نفاس والی یعنی زچہ کی چوڑیاں چارپائی مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جس کو خون لگے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھنا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔

مسئلہ 151

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک خون آئے عورت ناپاک رہے گی خون آنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز کامل ہے اور کم کی کوئی حد نہیں، اگر پاؤ منٹ (1/4) خون آ کر بند ہو گیا اور چالیس روز تک پھر خون نہیں آیا تو اس پاؤ منٹ کے بعد عورت پاک ہو گئی نہا کر نماز پڑھے اور اگر چالیس روز کامل تک خون آیا یا چالیس دن سے کم تو جس وقت بند ہوا اسی وقت پاک ہو گئی جیسے بیس تیس چالیس جتنے دن بھی ہوں اور چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اس سے پہلے بچے کی ولادت میں جتنے دن خون آیا تھا اتنا نفاس ہے اس کے بعد پاک ہو گئی باقی استحاضہ ہے اس کی نمازیں جو قضا ہوئی ہوں وہ ادا کرے اور اگر یہ پہلی ہی ولادت ہے تو چالیس دن کامل تک نفاس تھا باقی جو آگے بڑھا استحاضہ ہے لہٰذا نہا کر نمازیں پڑھے روزے رکھے خون اگر پورے چالیس دن پر بند ہوا تو نہا لے اور نمازیں پڑھے اور اس سے کم پر بند ہو تو اس سے پہلے ولادت پر جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن پر خون بند ہوا تو ابھی نہا کر نماز پڑھ سکتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نماز کے آخر وقتِ مستحب تک انتظار کرے اور اگر پہلی والی عادت سے کم پر بند ہو گیا تو واجب ہے کہ آخر وقتِ مستحب تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو نہا کر نماز پڑھے پھر اگر چالیس دن کے اندر دوبارہ خون آ گیا تو پھر نماز چھوڑ دے پھر خون بند ہو جائے تو اسی طرح کرے یہاں تک کہ چالیس دن پورے ہوں۔

استنجا اور نجاستوں کا مختصر بیان

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے فرمایا یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جارہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصّہ گاڑھ دیا ورفرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ (نسائی شریف)

استنجا کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، یااللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ابنِ ماجہ حدیث نمبر ۲۱۴ راوی حضرت علی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

مُختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دُعاؤں کے لئے
"خزینۂ رحمت" کا مُطالعہ کیجئے۔

پھر پہلے اُلٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوجائے سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لے تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کرناپاک نہ ہوجائے ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام اور سخت گناہ ہے جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت و بخشش فرمادی جائے اکثر خواتین بچے کو پیشاب یا پاخانے کیلئے جب بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں لہٰذا خواتین کو چاہئے کہ وہ جب بچے کو پیشاب یا پاخانہ کے لئے بٹھائیں تو اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کو نہ ہو اگر کسی خاتون نے ایسا کیا تو وہ گناہ گار ہوگی۔ جب تک قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ کپڑا کھولے پھر دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے اور اس وقت چھینک، سلام یا اذان کا جواب نہ دے اور نہ ہی سخت ضرورت کے بغیر کسی قسم کا کلام کرے اور اپنی شرم گاہ کی طرف بھی نہ دیکھے اور نہ ہی اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے اور خوامخواہ دیر تک بیت الخلاء میں نہ بیٹھے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، عورت کے لئے پانی سے استنجا کرنا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں

مبالغہ کرنے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دُھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر عورت روزہ دار ہو تو پھر مبالغہ نہ کرے کہ مکروہ ہے اور اگر اتنا مبالغہ کیا کہ پاخانہ کا وہ مقام جہاں عمل دیتے وقت حقنہ (کسی دوائی کی بتی یا پچکاری پاخانے کے مقام میں چڑھانا تاکہ پاخانہ آجائے) کا سرا رکھتے ہیں وہاں پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا طہارت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہوگئے لیکن بعد میں صابن وغیرہ سے دھولینا مستحب ہے جب بیت الخلاء سے نکلے تو پہلا سیدھا قدم باہر نکالے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دُعا پڑھے، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۲ روای حضرتِ عائشہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسم ہیں۔ ۱) نجاست غلیظ ۲) نجاست خفیفہ

نجاستِ غلیظہ بیان

پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، بہتی پیپ، منہ بھر قے، دکھتی آنکھوں کا پانی، دودھ پیتے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب و پاخانہ، بچے کی منہ بھر قے، مرد یا عورت کی منی، ندی، ودی، حرام جانوروں مثلاً کتا، بلی وغیرہ کا پیشاب و پاخانہ، گھوڑے کا پیشاب نجاستِ غلیظہ نہیں ہے بلکہ نجاستِ خفیفہ ہے حلال جانوروں کا پاخانہ، جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ بکری وغیرہ کی مینگنی، اسی طرح مرغی، بطخ کی بیٹ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اور اس صورت میں جان بوجھ کر نماز پڑھنا سخت گناہ ہے اور اگر نماز کو حقیر سمجھتے ہوئے اس طرح نماز پڑھی تو یہ کُفر ہے۔ نجاستِ غلیظہ اگر درہم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کرکے پھر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوتا ہے اگر نجاستِ غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی مگر خلافِ سنت لہٰذا ایسی نماز کو دوہرا لینا مستحب ہے واجب نہیں۔ نجاستِ غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ، نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو درہم سے مُراد وزن میں ساڑھے چار ماشہ ہے لہٰذا اگر نجاست درہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مُراد ساڑھے چار ماشہ سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نجاست غلیظ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی

ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالیں کہ اب اس سے زیادہ پانی نہیں ڈالا جا سکتا، اگر ڈالا تو پانی ہتھیلی سے بہہ جائے گا چنانچہ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنی مقدار میں لمبائی و چوڑائی کا ہونا یہ درہم کے برابر ہے۔

نجاستِ خفیفہ کا بیان

حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ کا پیشاب اور حرام پرندوں مثلاً کوّے، چیل وغیرہ کی بیٹ یہ تمام نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم

نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصے پر لگی ہوئی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے مثلاً آستین میں نجاستِ خفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم میں لگی ہوئی ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی مگر بہتر یہی ہے کہ اسے دھو کر نماز پڑھی جائے البتہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو بغیر پاک کیے نماز نہ ہوگی۔

نجاست سے کپڑے یا بَدن کو پاک کرنے کا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کیپاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دَل وَالی یعنی گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گِنتی مقرر نہیں بلکہ اس نجاست کو دُور کرنا فرض ہے اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑے پاک ہو جائے گا اور اگر چار یا پانچ مرتبہ دھونے سے نجاست دور ہو تو اتنی ہی مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھونا بہتر ہے اور اگر نجاست دَل والی نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پُوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

ناپاکی کے مسائل متفرّقہ

نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورتوں میں وہ دودھ یا پانی میں جس میں نجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگر چہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑی ہو نجاستِ خفیفہ اگر نجاست غلیظہ مل جائے تو وہ تمام نجاست غلیظہ ہو جائے گی حرام جانوروں کا دودھ ناپاک ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر اس کا پینا جائز نہیں ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہوگئی خواہ وہ ناپاکی ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے یا آگ سے لہٰذا اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے تیمّم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمّم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہوگئی پھر اس کے بعد گیلی ہوگئی تو وہ چیز ناپاک نہ ہوگی جیسے زمین پر پیشاب پڑنے سے وہ ناپاک ہوگئی پھر وہ زمین سوکھ

گئی اورنجاست کا اثرختم ہوگیا تو وہ زمین پاک ہوگئی اب اگر وہ زمین پھر گیلی ہوگئی یعنی پاک چیز سے تو ناپاک نہیں ہوگی، جوزمین گوبر سے لیسی یا لیپی گئی اگر چہ وہ سوکھ جائے مگر پھر بھی عین اس زمین پر نماز جائز نہیں البتہ ایسی زمین پر جو گوبر سے لیسی یا لیپی گئی ہو اس کے سوکھ جان کے بعد کوئی موٹا کپڑا بچھا کر نماز پڑھی تو نماز دُرست ہوگی۔

چند ضروری باتیں

کپڑے اگر چہ کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوجائیں جب تک ان میں ناپاکی نہیں لگی گی وہ ناپاک نہیں ہوں گے لہٰذا ایسے تمام کپڑے جو ناپاک نہیں ہیں البتہ میلے کچیلے ہیں ان کو ایک ساتھ دھولیا جائے تو کوئی حرج نہیں ایسے کپڑوں کے نہ تو دھونے کا کوئی مسئلہ ہے نہ ہی نچوڑنے کا، بس ایسے کپڑوں کا میل صاف کر کے جس طرح چاہے نچوڑ کر سکھانے کے لئے لٹکادے کیونکہ یہ پاک ہی تھے صرف میل دُور کیا گیا ہے۔اس بات کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے مذکورہ بالا کپڑوں کے ساتھ صرف ایک ہی کپڑا جو ناپاک تھا کپڑے دھونے کی مشین میں ڈال دیا تو اب یہ تمام کپڑے ناپاک ہوجائیں گے اور ان کے پاس کرنے کے لئے وہی بات درکار ہوگی جو پہلے لکھی گئی لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کے لئے عورت کو چاہئے کہ وہ ان کپڑوں کو جو ناپاک ہیں الگ رکھے اور پہلے پاک کپڑوں کو دھولے اس کے بعد ناپاک کپڑوں کے صرف ان حصوں کو پاک کرے جس پر ناپاکی لگی ہوئی ہے اس کے بعد اب ان کو بھی جس طرح چاہے دھوئے کہ یہ کپڑے پاک تو ہو چکے تھے بس اب تو میل دور کرنا مقصود ہے، سالن پکانے کے لئے جو گوشت یا سبزی وغیرہ لائی جاتی ہے پکانے سے پہلے اسی اچھی طرح دھولینا چاہئے اسی طرح آٹا گوندھنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے اگر ہاتھوں میں ناپاکی لگی ہوگی اگر چہ تھوڑی سی ہوتو آٹا گوندھنے کے لئے جو پانی رکھا ہے اس میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ ناپاک ہوجائے گا اور اس طرح اس پانی سے گندھنے والا آٹا بھی ناپاک ہوجائے گا۔دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے بعض عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غلط ہے اسی طرح اگر دودھ پیتے بچے نے منہ بھر قے کردی تو اس قے سے نکلنے والا دودھ بھی ناپاک ہوتا ہے لہٰذا ان چیزوں کے بارے میں خواتین خاص خیال رکھیں اور مسائل کے مطابق جو لکھے گئے ہیں عمل کریں۔

نماز کا بیان

ایمان وتصحیح عقائد بمطابق مذہب اہلسنت وجماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے قُرآن مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی اہمیت سے مالا مال ہیں "عبادات میں سب سے اشرف وافضل نماز ہی ہے قُرآن پاک میں تقریباً سو مرتبہ سے زیادہ نماز کی تعریف اور اس کی بجا آوری کی تاکید آئی ہے اور اس کے ادا کرنے میں سُستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کُفر کی نشانی بتائی گئی ہے یہ وہ فرض ہے جو اسلام کے ساتھ ساتھ پیدا ہوا اور اس کی تکمیل اس شبستان قدس میں ہوئی جسے

معراج کہتے ہیں۔" (بہارِ شریعت حِصہ سوم ، فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری)

اذان کا بیان

1) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا! اے گروہِ زناں (یعنی اے عورتوں کی جماعت) جب تم بلال ﷺ کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو تو اللہ تعالٰی تمہارے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بُلند فرمائے گا اور ہزار گناہ معاف فرمائیگا۔ الخ (ابن عساکر بحاولہ بہارِ شریعت حصّہ سوم ص ۲۱)

2) امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن (اذان دینے والا) اذان دے تو (اذان سُننے والا مسلمان مرد یا عورت) جو مؤذن کی مثل کہے اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو (سُننے والا مُسلمان مرد یا عورت) لاحَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔
(مسلم شریف)

دَرس

پہلی حدیثِ پاک میں اذان سُن کر اس کا جواب دینے پر نیکیوں کی بشارت اور درجات کی بُلندی اور گناہوں کی مُعافی کا ذکر ہے لہٰذا خواتین کو چاہئے کہ جب وہ مسجد سے اذان کی آواز سنیں تو اس کا جواب دیں لہٰذا جس خوش نصیب خاتون نے ایک دن کی پنجوقتہ نمازوں کی اذانوں کا جواب دیا تو حدیث شریف کے مطابق اس کے اعمال نامہ میں ستاسی لاکھ (8700000) نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستاسی ہزار (87000) درجات بلند ہونگے اور ستاسی ہزار (87000) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

اذان کا جواب دینے کا طریقہ دوسری حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے ہم اسے پھر بیان کردیتے ہیں یعنی جس طرح مؤذن اذان کے کلمات کہے اسی طرح سُننے والی بھی ان ہی کلمات کو دُہرائے۔ البتہ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف لاحَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور فجر کی اذان میں جب مؤذن اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہے تو سننے والی ان کلمات کو دہرانے کے بجائے صرف صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے اذان میں جب اللہ تعالٰی کا نام مُبارک آئے تو سُننے والی جَلَّ شَانُہ پڑھے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک آئے تو سُننے والی دُرود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے یعنی قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (رد المختار بحوالہ بہارِ شریعت حصّہ سوم ص ۲۸) البتہ انگوٹھوں کو بوسہ دیتے وقت پُچ پُچ کی مثل آواز پیدا نہ کرے۔ اذان سُننے والی جب اذان کا جواب دے چکے تو پھر یہ دُعا پڑھے یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہٖ

الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًامَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
لکھی گئی دُعا کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ بھی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے لہٰذا اس دُعا کو الفاظ کی زیادتی کے ساتھ پڑھنا بھی صحیح ہے۔ (بخاری شریف)

چند مسائل

(۱) اگر چند اذانیں سُنے تو پہلی اذان ہی کا جواب دینا ہے اور بہتر یہ ہے کہ سَب اذانوں کا جواب دے۔

(۲) اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب جواب دے۔

(۳) حیض ونفاس والی عورت کو بھی اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

(۴) جو عورت غسل یا قضائے حاجت کر رہی ہو وہ اذان کا جواب نہ دے البتہ جنبی عورت یعنی جس پر غسل واجب ہے وہ اذان کا جواب دے۔

(۵) جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کرنا یا بات چیت کرنا یا سلام کا جواب دینا تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ اگر قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہو اور اذان کی آواز آئے تو تلاوت بند کردے اور اذان غور سے سُنے اور جواب دے پھر اذان کا جواب دینے کے بعد کی دُعا پڑھے پھر دوبارہ بغیر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھ سکتی ہے البتہ تلاوت کے درمیان دنیاوی کام کیا تو اس صورت میں دوبارہ تلاوت کرنے کے لئے پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے۔

(۶) اذان سن کر جواب دینا یا قولی یا زبانی طور پر اجابت ہے اور نماز کا پڑھنا یہ فعلی یا عملی طور پر اجابت ہے اور ایک ایمان والی خاتون ان دونوں کاموں کو بخوبی سرانجام دیتی ہے کیونکہ مؤمنہ صادقہ کے شایان شان یہی ہے اور اسی میں دُنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے اس کے برعکس چند روزہ زندگی کی بے جا خوش فہمی میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونے میں دُنیا وآخرت کا نقصان وخسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یتسآء لونَ لا عن المجرمین لا ماسلککم فی سقرہ قالولَم نکُ من المصلّین لا (سورۂ مدثر آیت نمبر ۴۰ تا ۴۳) ترجمہ : باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دِن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ دُرست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب وخاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط، ضیاء بحوالہ بہارِ شریعت حصّہ سوم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن وہ قارون و فرعون و ہامان و اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (امام احمد، دارمی بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ بہارِ شریعت حصّہ سوم)

نماز پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو پھر نیت کرے (نیتوں کے جاننے کے لئے ''خزینۂ نیت'' کا مطالعہ کیجئے۔) نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کاندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو دوپٹہ یا چادر وغیرہ سے باہر نہ نکالے اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھے اور اس بات کا خیال رکھے کہ تکبیرِ تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا) کے وقت سر نہ جھکائے اور حالتِ قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثناء پڑھے۔ (اتنی آواز سے کہ خود کے کان سُن لیں اگر شور و غل یا بہری نہ ہو۔)

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ : پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتی ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (نسائی شریف راوی حضرت ابُو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ثناء پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھے،

تَعُوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (سورۂ نحل آیت نمبر ۹۸)

تعوذ پڑھنے کے بعد تسمیہ پڑھے،

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (نسائی شریف راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے۔

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ع (نسائی شریف راوی حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا اور جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم سب کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

(کنزُ الایمان فی ترجمۃ القرآن)

سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھر ''آمین'' آہستہ آواز میں پڑھے کہ پڑھنے والی کے اپنے کان سُن لیں اور ہر جگہ جہاں پڑھنا ہے اس سے یہی مُراد ہے اس بات کا خیال رکھے اگر صرف خیال ہی خیال میں پڑھا تو نماز نہ ہوگی اسی طرح اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سُنا اور کوئی مانع مثلاً شوروغل یا ثقل سماعت (یعنی بہراپن) نہیں تو بھی نماز نہ ہوگی اور ''آمین'' اس طرح پڑھے کہ اس کا نون ساکن ہو، اس کے بعد کم از کم ایک بڑی آیت جو تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھے یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ ۙ ان تین آیتوں میں تیس حرف ہیں لہٰذا اگر ایک بڑی آیت جو کم از کم تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھ لی تو واجب ادا ہو جائے گا یا کوئی ایک چھوٹی سورۃ پڑھ لے اگر سورت پڑھے تو اس سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لے۔

سورۂ بِسْمِ اللّٰہ شریف کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ؕ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ؕ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ؕ وَّامْرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ج فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ع (بخاری ، مسلم راوی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تباہ ہو جائیں گے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

نوٹ (یہ سورۂ مبارکہ گستاخِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابولہب اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل کی مذمت میں نازل ہوئی۔)

سورۃ ختم کر کے ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی حاجت نہیں اور ہاتھ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بس گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح پاؤں کے دونوں ٹخنے بھی

ملالے اور پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھے بلکہ ان کو جھکا ہوا رکھے اور رکوع میں نگاہ اپنے پاؤں پر رکھے رکوع میں پہنچ کر کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم "پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا" (نسائی شریف راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے پانچ، سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ طاق عدد میں پڑھے۔ (طاق عدد اُسے کہتے ہیں جو جفت نہ ہو یا یوں سمجھئے کہ وہ عدد دو پر پورا تقسیم نہ ہوتا ہو، جیسے ۱، ۳، ۵، ۷، ۹ وغیرہ) پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ "اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی" (نسائی شریف راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد "اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے" کہے۔ اگر رکوع سے ذرا سا سَر اُٹھا کر سجدے میں چلی گئی تو قومہ یعنی (رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا) چھوٹ جائے گا اور نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا رکوع کرنے کے بعد سیدھی کھڑی ہو اس کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے اپنے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں مل ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنی ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جَمائے اور اس کا سُر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے۔ (ذکرفی ۔۔۔نحا لاصحب اصالع۔القدمین) اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور اپنا پچھلا حصہ نہ اُٹھائے اور سجدہ میں اپنی نگاہ ناک کی طرف رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی "پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند" (نسائی شریف راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اس کے پڑھنے کا بھی وہی مسئلہ ہے جو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا پہلے بیان ہوا سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر اپنے سر کو اٹھائے اور خُوب اچھی طرح بیٹھ جائے پہلا سجدہ کر کے دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے اُسے جلسہ کہتے ہیں یہ بھی نماز کے واجبات میں سے ہے اگر کسی عورت نے پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سا سَر اٹھایا اور دوبارہ سجدہ میں چلی گئی تو اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی، لہٰذا اس بات کی خیال رکھے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے اچھی طرح بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونون پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی الٹی سُرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں پھر "اللہ اکبر" کہتی ہوئی دوسرے سجدے

میں جائے اور اسے بھی اسی طرح ادا کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے دوسرا سجدہ مکمل کرکے "اللہ اکبر" کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اس طرح اٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی اٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے، آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو جائے البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعث زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔ دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے بِسْمِ اللہ شریف پڑھے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد پہلی کی طرح آہستہ آمین کہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا پھر کوئی سورت "بسم اللہ شریف" کے ساتھ پڑھے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

سورۃ بسم اللہ شریف کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ج لَمْ يَلِدْ لا وَلَمْ يُوْلَدْ لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ع

(بخاری، مسلم راوی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تم فرماؤ وہ اللہ ہے ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

سورۃ ختم کر کے "اللہ اکبر" کہتی ہوئی رکوع میں جائے رکوع کی تسبیحات پڑھنے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہے پھر "اللہ اکبر" کہتی ہوئی پہلے لکھے گئے طریقے کے مطابق پہلا سجدہ کرے اور پہلی کی طرح سجدہ کی تسبیحات پڑھنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتی ہوئی سر اُٹھائے اور اطمینان سے بیٹھنے کے بعد پھر دوبارہ "اللہ اکبر" کہتی ہوئی دوسرا قاعدہ کے مطابق ادا کرے دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتی ہوئی سر اٹھائے اور قعدہ کرے، قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی الٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھ لے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔ اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخیرہ ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشہد یعنی التّحیات پڑھے دُرودِ ابراہیمی اور دُعا نہ پڑھے جب کہ قعدہ آخیرہ کی صورت میں کہ دو رکعت والی نماز پڑھ رہی ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراہیمی پڑھے اس کے بعد دُعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

(نسائی شریف راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (ترجمہ از نماز کا جائزہ)

تشہد پڑھنے میں جب پہلے خط کشیدہ کلمہ لَآ اِلٰـہ کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اسکے برابر والی انگلی کو اپنی ہتھیلی سے ملادے اور لفظ لَاَ پر شہادت کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش و حرکت نہ دے اور جب دوسرے خط کشیدہ کلمہ یعنی اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچے تو انگلی گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے اگر تشہد پڑھنے میں بتائے ہوئی لفظ پر انگلی اٹھانا بھول جائے تو ان لفظوں کے آگے پیچھے انگلی نہ اٹھائے اور نہ ہی گرائے بلکہ بغیر انگلی اٹھائے اور گرائے تشہد مکمل کرلے نماز ہو جائے گی تشہد ختم کرنے کے بعد اگر رکعت پڑھ رہی ہے تو دُرود ابراہیمی پڑھے۔

درود ابراھیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (بخاری، مسلم راوی حضرت کعب عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : الٰہی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے، الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ (ترجمہ از نماز کا جائزہ)

درودِ ابراہیمی پڑھ کر پھر یہ دُعا پڑھے،

دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(بہارِ شریعت حصّہ سوم، نورالایضاح ص ۷۵ عربی)

ترجمہ : اے اللہ ہمارے پروردگار تو ہم کو دُنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

(ترجمہ از نماز کا جائزہ)

لکھی گئی دُعا کے علاوہ دوسری دُعا بھی پڑھ سکتی ہے بہارِ شریعت حصّہ سوم پر کئی دُعائیں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کر لے دُعا کے ختم کرنے پر اس طرح سلام پھیر دے کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے شانوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیّت کرے سلام پھیرتے وقت بدن یا سینے کو نہ گھمائے، بلکہ صرف گردن کو گھما کر سلام پھیرے اگر کوئی عورت بھول کر پہلے الٹی طرف سلام پھیر دے تو اب دوسرا سلام سیدھی طرف پھیر دے نماز ہو جائے گی مگر جان بوجھ کر ایسا کرنا بُرا ہے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد یعنی التّحیات پڑھ کو فوراً تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے کیونکہ تین یا چار رکعت والی نماز کے قعدہ اولیٰ میں اگر بھول کر تشہد کے بعد صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک ہی درود شریف پڑھ لیا یا اتنی دیر ایسے ہی خاموش بیٹھی تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا اگر سجدہ سہو نہیں کرے گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا قعدہ اولیٰ میں اس بات کا خیال رکھے جب تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے تو سب سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھے اس کے بعد ''سورۃ فاتحہ'' پڑھے پھر پہلے بتائے ہوئی طریقہ کے مطابق رکوع وسجود کرے اب اگر تین رکعت والی نماز ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ کرے اور تشہد، درود ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو اس صورت میں قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور ''بِسْمِ اللّٰہ شریف'' کے ساتھ ''سورۃ فاتحہ'' پڑھ کر رکوع وسجود کرے اور تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد پھر چوتھی رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اور ''بسم اللہ شریف'' کے ساتھ ''سورۃ فاتحہ'' پڑھ کر رکوع وسجود کرے اور چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور تشہد، دورد ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

چونکہ عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے لہٰذا خواتین نمازِ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز اپنے گھر میں ادا کریں اور نہ ہی ان پر عیدین کی نماز واجب ہے اور اسی طرح ان پر نمازِ جنازہ بھی لازم نہیں ہے لہٰذا ہم نے ان نمازوں کے بیان کو چھوڑ دیا ہے البتہ نماز وتر عورتوں پر بھی واجب ہے اور تراویح کی نماز بھی ان کے لئے سنّتِ مؤکدہ ہے (مگر خواتین مسجد میں جماعت کے بجائے اپنے گھر میں تنہا نماز

تراویح ادا کریں) لہٰذا ہم پہلے ان دونوں نمازوں کا بیان کریں گے اس کے بعد نماز کے فرائض، واجبات، مکروہات، مفسدات، سجدہ سہو اور قضا نماز کی ادائیگی کا مختصر بیان کریں گے، رہے نوافل یعنی نفلی نمازیں تو ان کی تفصیل کے لئے ''امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف ''فضائلِ نوافل'' کا مطالعہ کیا جائے ہم نے اختصار کی بناء پر ان نمازوں کا بیان چھوڑ دیا ہے۔

نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ

نماز وتر کی نیت کر کے پہلے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہاتھ باندھ لے اور نماز وتر کی دو رکعت اسی طرح پڑھے جس طرح پہلے فرض نماز پڑھنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے لہٰذا دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اب ''بسم اللہ شریف'' کے ساتھ ''سورۃ فاتحہ'' پڑھے پھر ''بسم اللہ شریف'' کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو شانوں (کندھوں) تک اٹھائے اور ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی دوبارہ ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّانَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۰ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِق ۰ (شرح التنویر، ۱۲)

ترجمہ: الٰہی ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کیساتھ تیری ثناء کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔ (ترجمہ از بہارِ شریعت حصہ چہارم)

دعائے قنوت پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور پہلے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق رکوع و سجود کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے اور تشہد، درودِ ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے یعنی نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر پڑھے کہ باعثِ ثواب ہے تو یوں کہہ لے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے مگر جو دعائے قنوت یہاں لکھی گئی ہے خاص اس کا پڑھنا واجب نہیں اس کے علاوہ اور بھی دعائیں

ہیں جن میں سے کچھ دُعائیں بہارِ شریعت حصہ چہارم ص ۵ پر لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کرسکتی ہے اگر یہ دعائے قنوت جو یہاں لکھی گئی ہے یاد نہیں ہوتو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَاعَذَابَ النَّار

اگر یہ دُعا بھی یاد نہ ہوتو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھ لے یا تین مرتبہ یَارَبِّ کہہ لے۔

(عالمگیری ، ردالمختار)

دُعائے قنوت پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا واجب جبکہ ہاتھ اٹھانا سنت ہے لہٰذا اگر اللہ اکبر تو کہا مگر ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز ہوجائے گی مگر ایسا کرنا برا ہے اور اگر ہاتھ اٹھائے مگر اللہ اکبر نہ کہا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی جب کہ بھول کر ہو اور سجدہ سہو بھی واجب ہوگا تیسری رکعت میں سورت کے بعد اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور رکوع کرلیا اب یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو واپس قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ نماز کے ختم پر سجدۂ سہو کرلے تو نماز ہوجائے گی۔ وتر کی نماز واجب ہے بلا عذر چھوڑ دینے سے گناہ ملتا ہے اگر وتر کی نماز (معاذاللہ) قضا ہوجائے تو اس کی قضا پڑھی جائے گی وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔ سُبْحَانَ الْمَلِکَ الْقُدُّوْسِ ''تمام پاکیاں اس بادشاہ کے لئے جو تمام جہانوں کا مالکِ حقیقی ہے جو عیوب سے منزہ ومبرا ہے۔'' (نسائی شریف راوی حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نمازِ تراویح پڑھنے کا طریقہ

ماہِ رمضان میں روزانہ نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد یعنی عشاء کے چار فرض اور فرضوں کے بعد کی دوسنتیں اور دو نفل پڑھ کر بیس رکعات نماز تراویح کی پڑھے کہ عورتوں کیلئے بھی اس کا پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے اکثر عورتیں تراویح کی نماز نہیں پڑھتیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ تراویح کی نماز کا عادتاً چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ کا کام ہے۔

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کرکے بیس رکعات پڑھے اور ہر دو رکعت کی نیت جدا جدا کرے یعنی دو رکعت کی تراویح کی نیت کرکے ہاتھ باندھ لے اور جس طرح دو رکعت نماز فرض کا طریقہ پہلے بیان ہوا ہے ایسے ہی ان کو بھی ادا کرے اس کے بعد پھر دو رکعت کی نیت کرکے ہاتھ باندھے اور یونہی دو دو رکعت کرکے بیسوں رکعتیں پڑھ لے۔ اگر زیادہ مقدار میں قرآن شریف یاد نہ ہوتو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پوری سورت پڑھ لے نماز ادا ہوجائے گی پوری بیس رکعتیں تراویح کی پڑھنے کے بعد پھر تین رکعتیں نمازِ وتر واجب کی پڑھے جس کے پڑھنے کا طریقہ اس سے پہلے بیان ہوچکا ہے پھر آخر میں دو رکعتیں نفل پڑھ لے، عورتیں نماز تراویح جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں بلکہ اپنے اپنے گھروں میں تنہا پڑھیں۔ اگر نماز تراویح عشاء کے فرضوں سے پہلے پڑھے گی تو اس صورت میں اس کی نماز تراویح نہیں ہوگی۔

نمازِ تراویح کی نیّت

نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنّت کی متابعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف یہ نیّت کر کے پھر تکبیر تحریمہ یعنی ''اللہ اکبر'' کہے۔ (اسی طرح ہر دو رکعت تراویح کی نیت کرے۔)

نماز پنجگانہ کی تفصیل

پنجوقتہ نمازوں میں کُل اڑتالیس رکعات ہیں جس میں سترہ رکعات فرض ہیں اور تین رکعات واجب ہیں اور بارہ رکعات سنّتِ مؤکدہ ہیں اور آٹھ رکعات سنّتِ غیر مؤکدہ ہیں اور آٹھ رکعات نفل ہیں ان نمازوں میں رکعتوں کے اعتبار سے تین صورتیں بنتی ہیں، یعنی یا تو نماز چار رکعات والی ہوگی یا تین رکعات والی یا دو رکعت والی اس کی تفصیل نقشہ کی صورت میں ملاحظہ فرمائی۔

لہٰذا فرض نماز چار رکعت والی بھی ہے جیسے نمازِ ظہر کے چار فرض اور تین رکعات والی بھی ہے جیسے نمازِ مغرب کے تین فرض اور دو رکعت والی بھی ہے جیسے نمازِ فجر کے دو فرض۔ جبکہ واجب نماز صرف تین رکعات والی ہے یعنی نمازِ وِتر اور سنّت مؤکدہ نمازیں چار رکعات والی نماز بھی ہے جیسے نمازِ ظہر کے بعد کی دو سنّتیں۔ البتہ سنت غیر مؤکدہ نماز میں صرف چار رکعت والی نماز ہے جیسے نمازِ عصر کی چار سنّتیں اور نفل نماز صرف دو رکعت والی ہے جیسے نماز ظہر کے آخری دو نفل، اس لحاظ سے ہم فرض نماز کے تین طریقے اور واجب نماز کے ایک طریقہ اور سنّتِ مؤکدہ نماز کے دو طریقے اور سنّت غیر مؤکدہ نماز کا ایک طرقہ اور نفل نماز کا ایک طریقہ یعنی کُل آٹھ طریقے بیان کرتے ہیں جن کو پڑھ کر آسانی کے ساتھ ہر عورت سمجھ سکتی ہے کہ پنجوقتہ نمازوں کی ہر ایک رکعت کو پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور اسی طرح یہ بات بھی بخوبی سمجھ سکتی ہے کہ ہر ایک نماز میں تکبیرِ تحریمہ سے لیکر سلام پھیرنے تک کیا کچھ پڑھا جاتا ہے سب سے پہلے مندرجہ ذیل دی ہوئی چند اصطلاحات کو سمجھ لینا چاہئے۔

01	ثَنَاء	یعنی	سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ	آخر تک
02	تَعَوُّذ	یعنی	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ	آخر تک
03	تَسْمِیَہْ	یعنی	بِسْمِ اللّٰہ شریف	آخر تک
04	تَشَھُّدْ	یعنی	اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ سے وَرَسُوْلُہٗ	تک
05	درود ابراھیم	یعنی	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	آخر تک
06	دُعَاء	یعنی	اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا	آخر تک

سُنن و نوافل نماز پڑھنے کا طریقہ

چونکہ ہم نے فرض نمازوں کے تینوں طریقے یعنی چار رکعات والی فرض نماز اور تین رکعات والی فرض نماز اسی طرح دو رکعت والی فرض نماز کا طریقہ پہلے بیان کر دیا ہے اور واجب نماز یعنی نماز وتر کا طریقہ بھی بیان کر چکے ہیں لہٰذا اب سنّتِ مؤکدہ نماز جو رکعتوں کے اعتبار سے دو طرح پر ہے یعنی چار رکعت والی یا دو رکعت والی ان کے پڑھنے کا طریقہ اور اسی طرح سنتِ غیر مؤکدہ نماز جو رکعتوں کے اعتبار سے صرف ایک طرح پر ہے یعنی چار رکعت والی اس طریقہ اور نفل نماز اور یہ بھی نمازِ پنجگانہ میں رکعتوں کے اعتبار سے ایک طرح پر ہے یعنی دو رکعت والی ان سب نمازوں کا طریقہ بالترتیب بیان کرتے ہیں لیکن اب جو طریقہ بیان ہوگا وہ اختصار کے ساتھ ہوگا لہٰذا اس کے سمجھنے کے لئے جو طریقہ فرض نماز کا پہلے بیان ہوا ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

سنّتِ مؤکدہ نماز ”چار رکعت والی“ کے پڑھنے کا طریقہ

جیسے نمازِ ظہر کے چار فرضوں سے پہلے کی چار سنّتیں قبلہ رو ہو کر نماز کی نیّت کرے اور ہاتھ شانوں تک اُٹھا کر ”اللہ اکبر“ کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔

نیّت کا طریقہ

”نیّت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی واسطے اللّٰہ تعالیٰ کے سنت رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف“ ہاتھ باندھنے کے بعد پہلی دو رکعتیں اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دو رکعت پڑھنے کا طریقہ بیان ہوا البتہ اتنا فرق ہے کہ پہلے قعدہ میں صرف تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اور کھڑی ہونے کے بعد سب سے پہلے تسمیہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد تسمیہ پڑھے پھر کوئی چھوٹی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور چوتھی رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح کہ تیسری رکعت پڑھی ہے اور وچوتھی رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر آخری قعدہ میں بیٹھ کر تشہد، درودِ ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

سنت مؤکدہ نماز ''دو رکعت والی'' کے پڑھنے کا طریقہ

قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیّت کا طریقہ

''نیّت کی میں نے دو رکعت نماز سنتِ ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف'' نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ باندھ لے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ان دو رکعتوں کو اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دو رکعت والی نماز پڑھنے کا طریقہ بیان ہوا ہے۔

سنت غیر مؤکدہ نماز ''چار رکعت والی'' کے پڑھنے کا طریقہ

جیسے نمازِ عصر کے چار فرضوں سے پہلے والی چار سنتیں، قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیّت کا طریقہ

''نیّت کی میں نے چار رکعت نماز سنتِ عصر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف'' نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے ہاتھ باندھ کر پہلی دو رکعتیں بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دو رکعت والی نماز کا طریقہ بیان ہوا ہے البتہ پہلے قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہ پھیرے بلکہ ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے کھڑی ہونے کے بعد نماز کو پھر ثناء سے شروع کرے اور آخری دو رکعتیں بھی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے اور آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نفل نماز پڑھنے کا طریقہ

جیسے نماز ظہر کی آخری دو نفل، قبلہ رُو ہو کر نماز کی نیت کرے۔

نیّت کا طریقہ

''نیّت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی واسطے اللہ تعالیٰ کے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف'' نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھائے اور ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی اپنی چھاتی کے نیچے باندھ لے، ہاتھ باندھنے کے بعد ان دو رکعتوں کو اس طرح پڑھے جس طرح فرض نماز کی دو رکعت والی نماز کا طریقہ بیان ہوا ہے اور اگر نفل نماز چار رکعت والی ہو تو اس کے پڑھنے کا طریقہ سنّت غیر مؤکدہ کی چار رکعت والی نماز کی طرح ہے نماز کے بعد جواذ کارِ طویلہ احادیث میں وارد ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے سنتوں سے پہلے فرضوں کے

بعد مختصر دعا پر قناعت کرے البتہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد ذکر و اذکار اور دعا میں طول کرسکتی ہے کیونکہ ان نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں۔

فرض نماز پڑھنے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ : الٰہی تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے بڑی برکت والا ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

(نسائی شریف راوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

لکھی گئی دُعا کے اوّل و آخر درود شریف بھی پڑھے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری مختصر دُعا پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ لے، دُعا مانگ کر پھر بقیہ نماز پوری کرے اور آخر میں جس قدر چاہے وظائف و اذکار کرے اور دعا مانگے البتہ جو دعائیں عربی میں مانگے اس کا ترجمہ بھی ذہن میں ہو اگر صرف عربی کے الفاظ رٹے ہوئے ہوں اور معنیٰ معلوم نہ ہوں تو بہتر یہی ہے کہ ہر ایک عورت اپنی مادری زبان میں دعا مانگے تا کہ یکسوئی رہے۔

ختم نماز پر پڑھے جانے والے مختصر اذکار

۱) تین مرتبہ استغفار پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (مدارج النبوۃ ص ۲۳۹ جلد اوّل)

ترجمہ: بخشش چاہتی ہوں اس ذات مقدسہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیم ہے، اور میں اس کی طرف رجوع کرتی ہوں۔

۲) آیت الکرسی پڑھے (سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ یاد کرے اور ترجمہ کنز الایمان میں دیکھے۔)

(بیہقی فی شعب الایمان راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳) ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُلِلّٰہ، ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَر اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (مسلم شریف راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (ابوداؤد راوی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ : اے میرے پروردگار تو نے اپنے ذکر و شکر اور حسنِ عبادت پر میری مدد فرما۔

نماز کے شرائط وفرائض

نماز کی پانچ شرطیں ہیں۔

۱) طہارت

حدیث اکبر اور حدیث اصغر سے بدن کا پاک ہونا یعنی اگر غسلِ جنابت واجب ہے تو غسل کرے اور اگر وضو نہیں ہے تو وضو کرے اسی طرح بدن پر نجاست لگی ہو تو اسے دھولے یونہی وہ کپڑے جو پہنے ہوئی ہے ان کا اور جس جگہ نماز پڑھ رہی ہے اس کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

(تکبیر تحریمہ سمیت نماز کی چھ شرطیں ہیں چونکہ ہم نے تکبیر تحریمہ کو فرائض نماز میں لکھا ہے اس لئے پانچ شرطیں رہ گئیں۔)

۲) سترِ عَوُرت

نماز کی ادائیگی کے لئے عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور ٹخنوں کے نیچے قدموں کے کھلے رہنے کی اجازت ہے، لہٰذا ٹخنے بھی حالت نماز میں ڈھکے رہنے چاہئیں، اگر کان کھلے رہے تو نماز نہیں ہوگی یونہی ڈھکا جب بھی نماز نہیں ہوگی بلکہ اگر ایسی اوڑھنی یا دوپٹہ اوڑھا۔ جو اتنا باریک ہے کہ اس میں سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے تو اس صورت میں بھی نماز نہیں ہوگی، ایسے ہی اگر اتنا باریک لباس پہنا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو تو بھی نماز نہیں ہوگی لہٰذا نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے لباس کا اچھی طرح خیال رکھے کہ لباس اتنا دبیز اور موٹا ہو کہ اس سے بدن کی رنگت نہ جھلکے اور دوپٹہ یا چادر بھی اتنی موٹی ہو کہ بالوں کی سیاہی نہ چمکے اور دوپٹہ کو اس طرح سر پر اوڑھے کہ تمام بال چُھپ جائیں اسی طرح کان بھی چُھپ جائیں اور گلا، گردن اور سینہ وغیرہ بھی چھپ جائیں اسی طرح پائنچے اتنے نیچے ہوں کہ وہ پاؤں کے ٹخنوں کو چھپالیں اور آستین اتنی نیچی ہوں کہ وہ گٹوں کو چھپالیں اگر کلائیاں کھلی رہیں تو نماز نہ ہوگی۔

۳) وقت

شریعت مطہرہ نے پنجوقتہ نمازوں کے اوقات مقرر کئے ہیں لہٰذا ان نمازوں کو ان کے اوقات ہی میں پڑھنا ادا اور باعثِ اجر وثواب ہے اگر وقت گذار کر نماز پڑھے گی تو سخت گناہ گار ہوگی مثلاً فجر کے وقت کی ابتدا طلوع فجر (صبح صادق) سے ہوتی ہے اور انتہا طلوع آفتاب یعنی سورج کی کرن چمکنے تک۔ لہٰذا فجر کے اس پوری وقت میں جب بھی نماز پڑھے گی تو ادا ہوجائے گی اور اگر اس وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور اگر بعد میں پڑھی تو یہ نماز کو قضا کر کے پڑھنا ہوگا اور بلا عذر صحیح ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ آج کل ہر علاقے میں کئی مسجدیں ہوتی ہیں اور اذانیں چونکہ لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہیں اس وجہ سے تقریباً ہر گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے لہٰذا اذان ہونے کے بعد نماز پڑھ لے البتہ بعض مرتبہ اذانِ فجر وقت سے پہلے بھی دے دی جاتی ہے

لہٰذا اس کا خیال رکھا جائے اسی طرح کسی کسی علاقے میں ایک دو مسجدیں ایسی ہوتی ہیں جہاں سے عصر کی اذان بہت ہی پہلے دے دی جاتی ہے لہٰذا ایسی اذان پر نمازِ عصر نہ پڑھے بلکہ جب کثرت کے ساتھ اذانوں کی آوازیں سنے تو اس وقت نماز پڑھے یہ تمام باتیں آسانی کے لئے لکھی گئی ہیں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کے کسی فرد کو ''مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی'' بھیج کر نماز کے اوقات کا نقشہ منگوالے اور اسے گھر میں ایک طرف آویزاں کردے پھر صحیح گھڑی سے اس نقشہ کیمطابق وقت دیکھ کر ہر نماز کو ادا کرے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا اندیشہ نہ ہوگا تین وقتوں میں کوئی نماز بھی پڑھنا درست نہیں ہے نہ قضا نہ ادا نہ ہی کسی قِسم کے نوافل۔

۱) سورج نکلتے وقت یعنی سورج کی کرن چمکنے سے لیکر بیس منٹ بعد تک۔

۲) نصف النہار شرعی یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت یہ وقت تقریباً چالیس منٹ رہتا ہے جسے اوقات نماز کے نقشہ میں دیکھ کر معلوم کر سکتی ہے۔ (نصف النہار شرعی کو عام طور پر ''زوال'' کہتے ہیں۔)

(نوٹ: رات کو زوال نہیں ہوتا بعض عورتوں میں جو رات کو زوال کا ہونا مشہور ہے وہ غلط ہے۔)

۳) سورج ڈوبتے وقت یعنی غروبِ آفتاب سے بیس منٹ قبل سے لے کر سورج ڈوبنے تک البتہ اگر اس دِن کی نماز عصر نہیں پڑھی ہے تو وہ ضرور پڑھے گی مگر بلا عذر صحیح اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے۔

استقبالِ قبلہ

نماز پڑھتے وقت قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری ہے عورت کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ متعین ومقرر کرے اور اس کی پاکی اور صفائی کا خیال رکھے اور قبلہ رُخ کے لئے کوئی علامت لگالے گا کہ نماز پڑھتے وقت رخ قبلہ کی طرف رہے قبلہ کا رخ اور سمت معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آج کل قطب نما بازاروں میں بکتے ہیں اپنے گھر کے کِسی فرد سے قطب نما منگوا کر اس کے ذَریعے سمتِ قبلہ کی علامت لگالے تا کہ کسی قسم کا تردد یا اشکال نہ رہے۔

نیّت

نیت دِل کے ارادکو کہتے ہیں زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں اگر دل میں نیت حاضر ہو اور زبان سے بھی الفاظ ادا کرلے تو بہتر ہے۔ عربی میں نیت کرنا ضروری نہیں اپنی مادری زبان میں بھی نیت کرسکتی ہے اگر بغیر نیت کے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

فرائضِ نماز

نماز میں سات فرض ہیں۔

۱) تکبیرِ تحریمہ

حقیقۃً یہ شرائطِ نماز سے ہے مگر چونکہ افعالِ نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال (نزدیکی) ہے اس وجہ سے فرائضِ نماز میں اس کا شمار ہوا نماز شروع کرتے وقت جو "اللہ اکبر" کہا جاتا ہے اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں، "اَللّٰہُ اکبر" کہتے ہوئے اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو لہٰذا اگر کسی نے "اَللّٰہُ" کے بجائے "اٰللّٰہُ" یا اَکْبَرُ کے بجائے اٰکْبَرُ یا اَکْبَارْ پڑھا تو ان صورتوں میں نماز شروع ہی نہ ہوگی، جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیرِ تحریمہ کے لئے قیام کرنا فرض ہے اگر بیٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا پھر کھڑی ہوگئی تو اس صورت میں نماز شروع ہی نہ ہوئی اور جن نمازوں میں قیام فرض نہیں ہے تو ان میں تکبیرِ تحریمہ کے لئے قیام کرنا بھی فرض نہیں ہے، جیسے نمازِ فجر کے دو فرض کہ ان میں قیام فرض ہے تو تکبیرِ تحریمہ بھی قیام کی حالت میں کہنا فرض ہے اور جیسے نفلی نماز کہ ان میں قیام فرض نہیں تو تکبیرِ تحریمہ کہنے کے لئے بھی قیام فرض نہیں ہے البتہ نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے جبکہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں پورا ثواب ملتا ہے۔ (نسائی شریف راوی حضرت عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بلکہ جس کا معمولی نفلی نماز کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا ہو پھر کسی عذر یعنی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑی ہو کر نفلی نماز نہ پڑھ سکے تو اس کو بیٹھ کر پڑھنے کے باوجود پورا ہی ثواب ملے گا۔

۲) قیام

قیام کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔ فرض، وتر، عیدین اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بغیر کسی صحیح عذر کے اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گی تو نہ ہونگی۔ قیام تو کرسکتی ہے مگر ناک یا پیشانی پر ایسا زخم ہے کہ سجدہ نہیں کرسکتی تو اس صورت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اسی طرح سجدہ تو کرسکتی ہے مگر سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یعنی پیپ یا خون بہتا ہے تو اس صورت میں بھی بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ اگر ذکر کی گئیں چیزوں میں سے کچھ بھی نہ ہو بلکہ صرف کمزوری کی وجہ سے تھوڑی دیر بھی کھڑی نہیں ہوسکتی تو بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے اس صورت میں اس بات کا خیال رکھے کہ محض معمولی سی کمزوری یا تکلیف کا ہونا عذر نہیں یہ اسی صورت میں ہے کہ بالکل کھڑی نہ رہ سکتی ہو اگر کچھ دیر کھڑی رہ سکتی ہے اگرچہ لکڑی یا دیوار کے سہارے کیوں نہ ہوں تو قیام کرے گی بلکہ اگر اتنی ہی دیر کھڑی ہوسکتی ہے کہ تکبیرِ تحریمہ "اللہ اکبر" کہہ سکے تو اتنی ہی دیر کھڑی ہو کر "اللہ اکبر" کہہ لے پھر بیٹھ جائے لہٰذا وہ خواتین جو معمولی سے بُخار یا تکلیف کے ہونے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں حالانکہ علاوہ نماز کے وہ دس دس، پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑی رہ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتی

رہتی ہیں ان کو چاہئے کہ ان مسائل سے خبردار ہوں اور باوجود قیام کی قدرت رکھنے کے جتنی نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کو دوبارہ پڑھیں کہ ایسی نمازیں نہ ہوئیں۔

۳) قِرَاءَت

قراءت اس کا نماز ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سُنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سُنا اور رکاوٹ جیسے شوروغل یا ثِقل سماعت (بہرا پن) بھی نہ تھا تو اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ فرضوں کی دونوں رکعتوں میں وِتر، سنت اور نفلی نمازوں کی ہر رکعت میں منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والی پر مطلقاً ایک آیت کریمہ کا پڑھنا فرض ہے اسی کے مطابق جو بھی بیان ہوا اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا اور اس کے ساتھ ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں یا کوئی چھوٹی سورۃ ملانا واجب ہے۔

۴) رُکُوع

ہر رکعت میں ایک رکوع فرض ہے عورت رکوع کرنے کے لئے صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی ضرورت نہیں اور ہاتھوں کو محض گھٹنوں پر رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اور نگاہ پاؤں پر رکھے جبکہ بیٹھ کر رکوع کرنے میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سر کو جھکا دے کہ سر گھٹنوں کی سیدھ میں آجائے بہت زیادہ جھکنا کہ زمین کے قریب ہو جائے یہ دُرست نہیں ہے۔

۵) سُجُوْد

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں عورت کے لئے سمٹ کر سجدہ کرنا ہے یعنی وہ اپنے بازوؤں کو اپنی کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ کان ہاتھ کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے یعنی ان کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھے اور نگاہ ناک کی طرف رہے۔

۶) قَعْدَہ اَخِیْرَہ

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری **اَلتَّحِیَّات** یعنی **عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

۷) خُرُوْج بِصُنْعِہٖ

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد ارادہ کے ساتھ کسی ایسے فعل سے نماز ختم کرنا جو نماز کے منافی ہو خواہ سلام سے یا کسی دوسرے فعل سے یہ فرض ہے البتہ سلام کے علاوہ اگر کسی دُوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو جائے گا مگر اس نماز کو دوبارہ

پڑھنا واجب ہوگا کیونکہ شریعت مطہرہ نے نماز سے نکلنے کے لئے جو الفاظ مقرر کئے ہیں ان کے ساتھ ہی نماز سے نکلنا واجب ہے یعنی اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اس میں لفظ اَلسَّلام کا دوبار کہنا واجب ہے یعنی ایک مرتبہ سیدھی طرف سلام پھیرتے وقت اور دوسری مرتبہ الٹی طرف سلام پھیرتے وقت لہٰذا آخری قعدہ میں تشہد، درودِ ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر خط کشیدہ الفاظ کہتی ہوئی پہلے دائیں طرف سلام پھیرے پھر یہی الفاظ کہتی ہوئی بائیں طرف سلام پھیر دے۔

تنبیہ : نماز کے جو شرائط و فرائض بیان ہوئے اگر ان میں سے بلا عذر صحیح ایک کو بھی چھوڑ دیا تو نماز نہ ہوگی جو ضروری چیزیں خارج یعنی نماز سے باہر ہوتی ہیں ان کو شرائط اور جو ضروری چیزیں داخل نماز یعنی نماز کے اندر ہوتی ہیں ان کو فرائض کہتے ہیں لہٰذا اگر شرائط میں سے کسی ایک کو بھی بلا عذر صحیح چھوڑ دیا تو نماز شروع ہی نہ ہوگی اور اگر فرائض میں سے کسی ایک کو بھی بلا عذر صحیح چھوڑ دیا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو نماز میں یاد آنے پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آئے تو دوبارہ اس نماز کا پڑھنا واجب ہوگا ارو اگر جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑ دیا تو اجدہ سہو کافی نہیں بلکہ دہرانا ضروری ہے۔

واجبات نماز کا مختصر بیان

۱) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ ''اللہ اکبر'' ہی کہنا۔ ۲) پوری الحمد شریف کا پڑھنا ۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعات میں الحمد شریف کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ملانا۔ ۴) الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ ۵) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ۶) الحمد شریف اور سورت کے درمیان ''آمین'' اور بسم اللہ شریف کے سوا اور کچھ نہ پڑھنا۔ ۷) الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر فوراً رکوع کرنا۔

۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ ۱۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ ۱۱) قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ ۱۲) فرض اور وتر اور سنت مؤکدہ نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں پوری اَلتَّحِیَّات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ ۱۳) ہر قعدہ میں پوری اَلتَّحِیَّات پڑھنا۔ ۱۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ میں لفظ اَلسَّلَامُ کا دوبار کہنا۔ ۱۵) وتر میں دُعائے قنوت کا پڑھنا۔ ۱۶) وتر میں دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہنا ۔ ۱۷) دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ ۱۸) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ ۱۹) کوئی واجب نماز بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا۔

۲۰) دوفرض یادوواجب یاواجب وفرض کے درمیان تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار وقفہ نہ کرنا یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کی مقدار خاموش رہنا۔

نماز کے مُفسدات

نماز کے مفسدات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی پائی گئی تو نماز فاسد ہوجائے گی لہٰذا نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

مفسدَات نماز کا مختصر بیان

(۱) "اللّٰہ اکبر" کے الف کو کھینچ کر "آللّٰہ اکبر" پڑھنا یا "اکبَر" کو "اکبَار" یا اکبار" پڑھنا نماز کو فاسد کردیتا ہے اسی طرح "نَسْتَعِینُ" کو الف کے ساتھ "نَسْتَاعِینُ" اور اَنْعَمْتَ کی ت کو پیش یا زیر یعنی اَنْعَمْتُ یا اَنْعَمْتِ پڑھنے سے بھی فاسد ہوجاتی ہے۔

(۲) آہ ، اوہ ، اُف، تف وغیرہ حروف درد یا مُصیبت کی وجہ سے نماز میں نکلے گی تو ان سوب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی البتہ اگر مریضہ کی زبان سے حالتِ نماز میں بے اختیار آہ یا اوہ یا ھائے وغیرہ نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔

(۳) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز اٹکی ہوئی تھی نماز پڑھتے ہوئے زبان سے اس کو نکال کر یا ویسے ہی یہ چیز نگل لی اور اس نے یہ چیز جو نگلی ہے اگر چنے کی مقدار کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

(۴) نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہ لگا کر ہنس پڑی تو نماز ٹوٹ جائے گی اروضو بھی ٹوٹ جائے گا دوبارہ وضو کرے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگراتنی آواز سے ہنسی کہ خود نے آواز سُنے پاس والیوں نے نہیں سُنی تو نماز ٹوٹ گئی لیکن وضو نہیں ٹوٹا لہٰذا دوبارہ نیت کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر صرف مسکرائی کہ دانت چمکے آواز پیدا نہیں ہوئی تو اس سے نہ تو نماز ٹوٹتی ہے اور نہ ہی وضو۔

(۵) ایک رکن میں تین بار بدن کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تین مرتبہ کھجانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ کھجانا یا پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹالیا اس کے بعد پھر کھجالیا یا تو یہ تین مرتبہ ہوگیا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ کو حرکت دے کر کھجلایا مگر ہاتھ نہیں ہٹایا تو یہ ایک مرتبہ کھجلانا کہلائے گا مگر بغیر حاجت کے ایک بار کھجلانے بھی پرہیز کرے۔

نماز پڑھی رہی تھی کہ کوئی مرد یا عورت اس کے سامنے گذر گئی تو اس کی نماز نہیں ٹوٹتی مگر نمازی کے آگے سے گذرنا سخت منع ہے البتہ نماز پڑھنے والی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے۔ جو گذرنے کا راستہ ہو ورنہ گناہ نماز پڑھنے والی کو ملے گا ایسی جگہ پر اگر مجبوراً نماز پڑھنا پڑھے تو سترہ یعنی ایک ہاتھ برابر لمبی (تقریباً ڈیڑھ فٹ) اور انگلی برابر موٹی لکڑی وغیرہ اپنے سامنے گاڑے یا کھڑی کرلے۔

نماز کے مکروہات

مکروہات دو قسم پر ہیں۔ (۱) مکروہاتِ تنزیہی (۲) مکروہاتِ تحریمی

مکروہاتِ تنزیہی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز ہو جاتی ہے مگر ان سے پرہیز کرنا چاہئے جب کہ مکروہ تحریمی اگر نماز میں واقع ہو جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یعنی ایسی نماز کو دوبارہ بغیر کراہت تحریمی کے پڑھنا واجب ہوگا ورنہ ایسی نماز پڑھنے والی گناہ گار ہوگی ہم یہاں صرف مکروہات تحریمی کو اختصار کے ساتھ لکھتے ہیں۔

مکروہاتِ تحریمی کا مختصر بیان

(۱) کپڑے یا بدن سے کھیلنا یا کپڑا اسمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا شلوار اٹھالینا۔

(۲) کپڑا لٹکانا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا، چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ اس دونوں کنارے لٹکتے ہوں اگر چادر یا دوپٹہ وغیرہ عورت نیا اس طرح سر پر ڈالا اور کسی دوسری چیز سے سر کے بال یا کان یا بدن کا وہ عضو جس کا چھپانا فرض ہے پورا کھلا رہا یا اس عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہا تو نماز ہی نہ ہوگی۔

(۳) پیشاب، پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ٔ ریح کے وقت نماز پڑھنا۔ لہٰذا اس صورت میں پہلے پیشاب، پاخانہ سے فارغ ہو جائے اگر غلبہ ریح ہو تو ہوا خارج کر کے وضو کرے اس کے بعد نماز پڑھے۔ (۴) انگلیاں چٹخانہ (۵) اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے اگر دیکھنے میں سینہ بھی قبلہ کی طرف سے پھیر دے گی تو نماز فاسد ہو جائے گی جب کہ سر گھمائے بغیر کن انکھیوں سے یعنی آنکھوں کو گھما کر اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۶) کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا یعنی کوئی عورت بیٹھی ہوئی یا لیٹی ہوئی ہے اب اس کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا اس طرح کہ اس کا منہ اس کے منہ کی طرف ہو جائے۔ (۷) ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا۔ (۸) بلاضرورت کھنکارنا اگر ضرورتاً ہو مثلاً بلغم وغیرہ اٹک گیا تو کھنکارنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹) قصداً جماہی لینا اگر خود ہی جماہی آجائے تو حرج نہیں۔ (۱۰) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا یا جس کمرے میں نماز پڑھ رہی ہو اس میں اس کے سر پر یعنی چھت پر جاندار کی تصویر کا ہونا یا دائیں بائیں دیوار میں جاندار کی تصویر بنی ہو یا لگی ہو یا آگے پیچھے جاندار کی تصویر کا ہونا ان تمام صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (۱۱) الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔

(۱۲) میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اگر ناپاک ہونگے اور ناپاکی بقدر مانع نماز ہوگی تو نماز نہ ہوگی اگر دوسرے کپڑے ہوں تو میلے کپڑے اتار کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ لے مگر نماز کو نہ چھوڑے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (۱۳) قرآن مجید کو الٹا پڑھنا یعنی ایک سورۃ پڑھ کر پھر اس سے پہلی سورۃ کو پڑھنا جیسے پہلی رکعت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھی پھر دوسری رکعت میں اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھی تو جان بوجھ کر

اس طرح خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا گناہ ہے۔ (درمختار ،بہارِ شریعت مروی از حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور اگر بھول کر اس طرح پڑھ لیا تو گناہ نہیں ہوتا، لہٰذا نماز پڑھنے کے لئے ترتیب کے ساتھ سورتوں کو یاد کر لے۔

سَجُدہ سہو کابیان

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو واجب ہے۔

سَجُدہ سہو کاطریقہ

نماز کے آخر میں التَّحیات پڑھنے کے بعد سیدھی طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے اور پھر دوبارہ التَّحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اگر بھول کر داہنی طرف بغیر سلام پھیرے سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔

فائدہ : اگر ایک سے زیادہ واجب چھوٹ جائیں جب بھی ایک ہی دفعہ سجدہ سہو کرنا کافی ہوگا، اسی طرح سجدہ سہو کرنے کے بعد اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہو تو اب پھر دوبارہ سجدہ سہو کرنے کی حاجت نہیں وہی پہلے والا کافی ہوگا۔

تنبیہ : اگر قصداً یعنی جان بوجھ کر کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ اس نماز کو دہرانا ضروری ہے۔

ان چیزوں کا مُختصر بیان جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

(۱) اگر بھولے سے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کیئے تو سجدہ سہو کرے۔ (۲) وتر سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ اور نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ کا ملانا واجب ہے لہٰذا اگر ان کی کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ (۳) چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملانا بھول گئی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں الحمد شریف پڑھ کر سورۃ ملائے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں الحمد پڑھ کر سورۃ نہیں ملائی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں الحمد پڑھ کر سورہ ملائے اور سجدہ سہو کرے۔ (۴) چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملانا بھول گئی اور پہلی صورت میں پچھلی دونوں رکعتوں میں بھی الحمد شریف پڑھ کر سورہ ملانا بھول گئی اور دوسری صورت میں پچھلی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں بھی الحمد شریف پڑھ کر سورہ ملانا بھول گئی اور التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ اس نے سورۃ نہیں ملائی تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے مسئلہ نمبر ۳ کو غور سے پڑھے۔ (۵) اگر الحمد شریف پڑھ کر سورہ ملانا بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی پھر یاد آیا کہ سورۃ نہیں ملائی یا رکوع کرنے کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے سورۃ کا نہ ملانا یاد آیا تو ان صورتوں میں واپس کھڑی ہو کر سورۃ پڑھے پھر رکوع کا اعادہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔ (۶) اگر الحمد شریف پڑھنا بھول گئی اور صرف سورۃ پڑھ کر رکوع میں

چلی گئی پھر رکوع میں یاد آیا یا رکوع میں کھڑی ہونے کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا کہ الحمد شریف نہیں پڑھی تو پھر کھڑی ہوکر الحمد شریف پڑھے اوراس کے ساتھ بھی ملائے اس کے بعد رکوع کا اعادہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔ (۷) الحمد شریف پڑھ کر سوچنے لگی کہ کون سی صورت پڑھوں اوراس سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۸) الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں تین تسبیح پڑھنے کی مقدار دیر ہوگئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۹) اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے اس قاعدے کو اچھی طرح سمجھ لے کہ دو فرض، دو واجب اور واجب وفرض کے درمیان تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار تاخیر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ (۱۰) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز میں اور نماز وتر میں اور چار رکعت والی سنت مؤکدہ نماز کے پہلے قعدہ میں اگر التحیات کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد تک درود شریف پڑھ لیا یا اتنی دیر خاموش ہی بیٹھی رہی دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۱۱) سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو نہیں ہوتا بلکہ ان نمازوں میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے پھر جب تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو تو پھر ثناء سے پڑھنا شروع کرے۔ (۱۲) قعدہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدہ سہو کرلے۔ (۱۳) قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بجائے الحمد شریف کو پڑھ دیا یا قرآن کی آیت پڑھ دی تو سجدہ سہو کرے۔ (۱۴) نیت کے باندھنے کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کی بجائے التحیات یا دُعائے قنوت پڑھے گی تو سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا۔ (۱۵) تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوجائے اور باقی نماز پوری کرے اس صورت میں سجدہ سہو نہیں ہوگا اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہوگیا تو اب قعدہ میں نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہوجائے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے۔ (۱۶) چوتھی رکعت پر قعدہ کرنا بھول گئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ اابھی سیدھا نہیں ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات، درود اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہوگئی ہو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد شریف اور سورۃ بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کرلیا ہو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور سلام پھیر دے سجدہ سہو نہ کرے یہ چھ رکعتیں نفل ہوجائیں گی اور فرض دوبارہ پڑھے اور اگر پانچویں رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو چار رکعت نفل ہوجائیں گے اور ایک رکعت بے کار ہوگئی اس صورت میں بھی فرض دوبارہ پڑھے گی۔ (۱۷) اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے میں درمیان میں یعنی دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا یعنی قعدہ کرنا بھول گئی تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اس وقت تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہئے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا اس حال میں کہ دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی تھی تو اس صورت

میں بھی ختم نماز پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ (۱۸) چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دے
تو اب اُٹھ کر اپنی نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے، البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی
ہے تو اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھے۔ (۱۹) نماز میں کوئی واجب بھولے سے رہ گیا تھا جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ
سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف یا ایک طرف سلام پھیرا اور نہ ہی کسی سے بات چیت کی ہے غرضیکہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی
جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو اگرچہ اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ شریف یا درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ پڑھنے لگی ہو تب بھی سجدہ سہو کرے
نماز ہو جائیگی۔ (۲۰) بھولے سے نماز وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا تیسری
رکعت میں پھر دعائے قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ (۲۱) نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی یعنی
الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر رکوع میں چلی گئی تو واپس کھڑی ہو کر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے
گی۔ (۲۲) نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کے بجائے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ لی پھر یاد آنے پر
دُعائے قنوت پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲۳) فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں
الحمد شریف پڑھ کر سورت بھی پڑھ لی پھر بھی سجدہ سہو نہ کرے بلکہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے۔ (۲۴) اگر بھولے سے نماز کی
سنتوں میں سے کوئی سنت رہ گئی مثلاً پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا بھول گئی غرضیکہ نماز کی سنتوں کے رہ جانے سے
سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ قصداً یعنی جان بوجھ کر نماز کی سنتوں کو چھوڑنا برا ہے اور اگر چھوڑنے کی عادت بنالے گی تو گناہ گار
ہوگی۔ (۲۵) کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو اب سجدہ کرے اور پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو
کرنے سے پہلے جو نماز کے افعال ادا کئے وہ باطل نہ ہوں گے ہاں اگر قعدہ کے بعد نماز کا رہ جانے والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ
جاتا رہے گا لہٰذا سجدۂ سہو کرنے کے بعد دوبارہ قعدہ کر کے دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (۲۶) اگر تکبیر قنوت یعنی الحمد شریف اور
سورۃ پڑھ کر دُعائے قنوت کے لئے جو اللہ اکبر کہا جاتا ہے اسے کہنا بھول گئی تو سجدہ سہو کرے۔ (۲۷) ثناء، دُعا اور تشہد بلند آواز
سے پڑھے گی تو یہ خلافِ سنّت ہوگا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۲۸) شک کی تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور
غلبہ ظن (غالب گمان) میں سجدہ سہو واجب نہیں مگر جب کہ سوچنے میں تین تسبیح کی مقدار وقفہ ہوگیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔
(۲۹) جس عورت کو رکعت کی گنتی میں شک ہو مثلاً تین رکعتیں ہوئیں یا چار رکعتیں اور بالغہ ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام
پھیر کر نماز کو توڑ دے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی نماز پڑھتے ہوئے ایسا شک ہو چکا ہے تو کم کی جانب کو اختیار کرے
مثلاً تین یا چار رکعتوں میں شک ہوا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو تین رکعتیں قرار دے اور اگر دو اور تین رکعتوں میں
شک ہو تو دو رکعتیں قرار دے لہٰذا اگر تین یا چار رکعتوں میں شک ہو تو تین رکعتیں قرار دیکر تیسری رکعت پر قعدہ کرے پھر چوتھی

رکعت پڑھ کر بھی قعدہ کرے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اسی طرح اگر ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے پھر دوسری رکعت پڑھ کر بھی قعدہ کرے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے البتہ غالب گمان کی صورت میں سجدہ سہو نہیں کرے گی مثلاً تین رکعت والی نماز میں دو یا تین رکعتوں میں شک ہوا یعنی دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور غالب گمان اس طرف ہے کہ یہ تیسری رکعت ہے تو اسی پر عمل کرے یعنی تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں کرے گی اور اگر دوسری رکعت کی طرف غالب گمان ہو تو اسی پر عمل کرے یعنی ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے اور سجدہ سہو نہ کرے البتہ اگر سوچنے میں تین تسبیح کی مقدار کا وقفہ ہو گیا تو غالب گمان کی صورت میں بھی سجدہ سہو کرے گی۔ (۳۰) نماز وتر میں شبہ ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اور دونوں طرف گمان برابر ہے یعنی غالب گمان کسی طرف بھی نہیں ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ کر قعدہ کرے پھر تیسری رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے اور اگر غالب غمان یہ ہو کہ دوسری رکعت ہے تو پھر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ دوسری رکعت مکمل کر کے قعدہ میں التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور اس میں دعائے قنوت پڑھ کر رکوع سجود کرے اور نماز مکمل کر کے دونوں طرف سلام پھیر دے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں کرے گی۔ (۳۱) الحمد شریف کے بعد سورت ملائی اس کے بعد پھر الحمد شریف پڑھی تو پھر بھی سجدۂ واجب نہ ہوا۔

قضا نماز کا بیان

کسی عبادت کو اس کے مقرر وقت پر کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں فرض نمازوں کو بلا عذرِ صحیح قضا کرنا سخت گناہ ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت گذر جائے اس کے بعد پھر وہ نماز ادا کرلے (یعنی قضا کر کے پڑھے) تو وہ ایک حُقب آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (مجالس الابرار) حُقب اسی سال کا ہوتا ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ دِن کا ہوتا ہے اور قیامت کے ایک دِن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہو گی تو اس حساب سے ایک وقت کی نماز قضا کرنے پر دو کروڑ اٹھاسی سال (2880000) جہنم کے عذاب کی وعید ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک الفعل

حکایت : ابن ابی الدنیا نے حضرت عمرو بن دینار علیہ الرحمۃ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کی بہن کا انتقال ہو گیا تو اس نے اپنی بہن کی تجہیز و تدفین کی ذمہ داری پوری کی جب وہ قبرستان سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹا تو اس نے قبرستان میں روپوں کی تھیلی بھول جانے کا ذکر کیا چنانچہ اس نے اپنے دوستوں میں سے کسی ایک شخص سے مدد طلب کی چنانچہ وہ دونوں قبر پر آئے اور تھیلی کی تلاش کی تو وہ مل گئی اس کے بعد اس نے اپنے دوست سے کہا کہ تم مجھ سے دُور ہٹ جاؤ تو کہ میں دیکھوں کہ میری بہن کس حال میں ہے چنانچہ اس نے اپنی بہن کی قبر پر سے کچی اینٹیں ہٹائیں تو ناگاہ اس نے دیکھا کہ

قبر آگ سے بھڑک رہی ہے یہ دیکھ کر اس نے قبر برابر کی اور اپنی والدہ کے پاس لوٹ کر اپنی بہن کے حال کے بارے میں پوچھا تو والدہ نے کہا کہ وہ وقت پر نماز نہیں پڑھتی تھی۔ الخ (شرح الصدور نمبر ۷۴ عربی) فرض نمازوں کی قضا فرض ہے وقت کی قضا واجب اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہو تو نصف النہار شرعی سے پہلے فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر نصف النہار شرعی کے بعد پڑھی تو صرف فرض پڑھے سنتیں نہ پڑھے۔ (نصف النہار شرعی کو عام طور پر زوال کہتے ہیں) اس کے علاوہ باقی سنتوں اور نوافل کی قضا نہیں ہوتی صرف فرض، واجب کی قضا ہوتی ہے جو کل بیس رکعات ہیں یعنی دو فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے، چار عشاء کے اور تین وتر۔

قضا نمازوں کو پڑھنے کے لئے دو باتوں کا جاننا ضروری ھے :

(۱) نماز پڑھنے والی کا صاحب ترتیب ہونا۔ (۲) نماز پڑھنے والی کا صاحب ترتیب نہ ہونا۔

صاحب ترتیب کی تعریف

بالغہ ہونے کے بعد جس عورت کی کوئی نماز بھی قضا نہ ہوئی ہو یا اگر کوئی نماز قضا ہو گئی تھی تو وہ اس نے پڑھ لی تھی یا ابھی پانچ نمازیں یا اس سے کم نمازیں اس پر قضا ہوں تو ان صورتوں میں اس عورت کو صاحب ترتیب کہتے ہیں ایسی عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ پہلے اپنی ان قضا شدہ نمازوں کو پڑھے پھر بعد میں وقتی نماز پڑھے اس سلسلے میں ہم چند مثالیں لکھتے ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ لے تا کہ کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

(۱) ظہر کی نماز قضا ہو گئی اور اس سے پہلے کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تھی یا ہوئی تھی تو پڑھ لی تھی اس صورت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے بعد میں عصر کی نماز پڑھے اگر عصر کی نماز پڑھ لی تو نہ ہوئی لہٰذا اُسے چاہئے کہ پہلے ظہر کی قضا پڑھے اور پھر دوبارہ نماز عصر پڑھے۔

(۲) اتوار کے دِن کی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء پانچوں نمازیں قضا ہو گئیں اور اس سے پہلے کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تھی یا ہوئی تھی تو پڑھ لی تھی اس صورت میں پہلے ان تمام نمازوں کی قضا پڑھے اگر ان نمازوں کی قضا نہیں پڑھی اور پیر کے دِن کی نماز فجر پڑھی تو یہ نماز نہ ہوئی لہٰذا پہلے ان پانچوں نمازوں کو جو قضا ہوئیں پڑھے اس کے بعد پھر نماز فجر پڑھے کیونکہ صاحب ترتیب کے لئے نمازوں کی ترتیب رکھنا ضروری ہے البتہ اگر ایسی صورت میں ہو جائے کہ قضا ہونے والی نماز پڑھے گی تو وقتی نماز بھی قضا ہو جائے گی تو پھر پہلے وقتی نماز پڑھ لے اس کے بعد پھر وہ نمازیں جو قضا ہوئی ہیں انہیں پڑھ لے اسی طرح اگر قضا نماز بالکل بھول گئی اور وقت نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ قضا نماز نہیں پڑھی تھی تو اس صورت میں بھی وقت نماز ہو جائے گی لہٰذا اب قضا نماز پڑھ لے وقتی نماز جو پڑھی ہے اس کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

غیر صاحب ترتیب کی تعریف:

جس عورت پر چھ نمازیں یا اس سے زیادہ مثلاً ایک مہینے کی یا ایک سال کی یا اس سے بھی زیادہ عرصے کی نمازیں قضا ہو گئیں تو ایسی عورت غیر صاحبِ ترتیب ہوتی ہے اب یہ عورت وقت کی گنجائش اور قضا نماز یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھے گی تو اس کی نماز ہو جائے گی اور جو نمازیں قضا ہو جائیں ان کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں مگر جلد از جلد قضا نمازوں کو پڑھ لے تا کہ فرض جو اس کے ذمہ ہے اس سے سکبدوشی ہو جائے اور نماز قضا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار بھی کرے اب ہم صاحبِ ترتیب نہ ہونے کی صورت کی چند مثالیں لکھتے ہیں۔

(۱) کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو گئی تھیں پھر اس نے تھوڑی تھوڑی کر کے سب نمازوں کی قضا پڑھ لی اب صرف چار یا پانچ نمازیں باقی رہ گئیں تو اب ان چار یا پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح چاہے پڑھے اور ان قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے بھی وقتی نماز پڑھنی دُرست ہے۔

(۲) کسی کی چھ یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ہو گئی تھیں اور دو تین سال گذر گئے مگر اب تک ان قضا ہونے والی نماز کو نہیں پڑھا اب پھر ایک نماز قضا ہو گئی تو اس قضا نماز کو پڑھے بغیر وقتی نماز پڑھنی درستی ہے۔ (۳) کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا اس سے زِیادہ نمازیں قضا تھیں لہٰذا اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنا اس پر واجب نہیں رہا مگر اس نے ایک ایک، دو دو کر کے سب قضا نمازیں پڑھ لیں کہ اب اس پر کسی نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی تو اب پھر ترتیب سے نمازیں پڑھنی ہوں گی خواہ ایک نماز یا ایک سے زیادہ مگر پانچ نمازوں تک اگر نمازیں قضا ہو جائیں تو وقت کی گنجائش اور قضا نمازوں کے یاد ہوتے ہوئے بھی وقت نماز پڑھنی دُرست نہیں البتہ اگر پھر چھ نمازیں یا اس سے زیادہ قضا ہو جائیں تو اب پھر ترتیب واجب نہیں رہے گی اور ان قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنی دُرست ہو گی۔

اگر سفر میں نماز قضا ہو جائے تو چاہے حالتِ سفر میں پڑھے یا اپنے گھر آ کر پڑھے دونوں صورتوں میں نماز فجر، ظہر، عصر اور عشاء کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور وتر کی تین رکعت قضا پڑھے گی اور جو نماز مسافرت کے بغیر قضا ہو جائے تو چاہے گھر میں پڑھے یا مسافرت کی حالت میں دونوں صورتوں میں نماز فجر کے دو فرض، ظہر، عصر اور عشاء کے چار فرض اور مغرب کے تین فرض اور تین وتر کی قضا پڑھے گی اگر قضا نماز پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو کوئی حرج نہیں مطلب یہ ہے کہ جس وقت نماز فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑی ہو کر پڑھ سکتی تھی اور اب قیام نہیں کر سکتی تو بیٹھ کر قضا نماز پڑھ سکتی ہے یا اشارے ہی سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اشارے ہی سے پڑھے اور صحت وتندرستی ہونے کے بعد ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنے کی بھی حاجت نہیں کہ یہ نمازیں ہو گئیں۔

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

اگر مہینے دو مہینے یا چند سالوں کی قضا نمازوں کو پڑھے تو نیّت کرنے میں جو نماز پڑھنی ہے اس کا نام لے اور اس طرح نیّت کرے مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت فرض نماز فجر کی جو میرے ذمہ باقی ہے ان میں سے پہلی فجر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتی ہوئی سینے پر چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھ لے اور وہ تمام نمازیں جو قضا ہوئی ہیں ان کو پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے البتہ زیادہ نمازیں قضا ہونے کی صورت میں آسانی کے لئے ایک طریقہ فقہاء کرام نے لکھا ہے تاکہ جلد از جلد قضا نمازیں پڑھ لی جائیں اور جو قرضہ اس کے ذمہ ہے اس سے سبکدوشی ہو جائے، ہم وہ طریقہ یہاں لکھتے ہیں۔

قضا نماز پڑھنے کا آسان طریقہ

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ قضا نماز پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے صرف وہ چیزیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں ان میں کچھ تخفیف کر دی جاتی ہے ہم ان چیزوں کو سلسلہ وار لکھتے ہیں۔

(۱) ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی جگہ ایک ایک مرتبہ ان تسبیح کر پڑھ لے لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ رکوع یا سجدہ میں پہنچ کر تسبیح پڑھے اور جب تسبیح پڑھ لے اس وقت رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھائے۔

(۲) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھ لے مگر نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں الحمد شریف اور کوئی سورۃ ہی پڑھی جائے گی۔ (۳) قعدہ آخیرہ میں اَلتَّحِیَّات پڑھ کر دُرودِ ابراہیمی اور اس کے بعد جو دُعا پڑھی جاتی ہے ان کی جگہ صرف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ" پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (۴) نماز وتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کی جگہ تین مرتبہ صرف "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" پڑھ لے۔

قضا نمازیں تین وقتوں کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتی ہے ان اوقات میں قضا نمازیں ہی نہیں بلکہ کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے یونہی وہ سجدہ تلاوت کرنا جو ان وقتوں سے پہلے کا تھا وہ بھی منع ہے البتہ اگر ان اوقات میں تلاوتِ قُرآن کی اور سجدۂ تلاوت واجب ہوا تو پھر بھی بہتر تو یہی ہے کہ وقتِ غیر مکروہ میں سجدۂ تلاوت کرے لیکن اگر ان وقتوں میں بھی کر لیا تو جائز ہے وہ تین اوقات مکروہ یہ ہیں۔

(۱) سورج کے نکلنے سے لے کر بیس منٹ تک مثلاً سورج طلوع ہونے کا وقت چھ بجے ہے تو چھ بجے سے لے کر چھ بجکر بیس منٹ تک قضا نماز یا دوسری کوئی نماز پڑھنا منع ہے۔

(۲) نِصف النہار شرعی جس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر دو حصے کرے پہلے حصے کے ختم پر نصف النہار کی ابتدا ہوگی اور یہ وقت تقریبًا چالیس منٹ تک رہتا ہے مثلاً آج طلوع فجر پانچ بجے ہے اور غروبِ آفتاب سات بجے تو کُل وقت چودہ گھنٹے ہوا جس کا آدھا سات گھنٹے ہوا، اب طلوع فجر جو پانچ بجے ہے اس میں سات گھنٹے شامل کر دینے پر بارہ کا عدد حاصل ہوگا لہٰذا آج نصف النہار شرعی کی ابتداء بارہ بجے سے ہوگی اور تقریبًا بارہ بجکر چالیس منٹ تک مکروہ وقت رہے گا لہٰذا اس درمیان قضا یا دوسری کوئی نماز نہ پڑھے۔

(۳) غروبِ آفتاب کے بیس منٹ قبل سے لے کر غروبِ آفتاب تک مثلاً آج غروب آفتاب سات بجے ہے تو چھ بجکر چالیس منٹ سے لے کر سات بجے تک یہ بھی وقت مکروہ ہے لہٰذا اس میں بھی قضا یا دوسری کوئی نماز نہ پڑھے البتہ اگر اس دِن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی ہے تو وہ ضرور پڑھے مگر بلا عذر صحیح نماز عصر میں اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے۔ بعض عورتوں میں مشہور ہے کہ سب قدر یا ماہِ رَمضان کے آخری جمعہ میں "قضائے عمری کی نماز" پڑھنے سے تمام نمازیں جو اس سے پہلے قضا ہوئیں وہ ادا ہو جاتی ہیں یہ غلط ہے بلکہ ہر ایک فرض و واجب نماز جو قضا ہوئیں ان کے پڑھنے ہی پر ان نمازوں کی قضا ادا ہوگی۔

وما علینا الا البلاغ المبین

تمّ ھذ الکتاب فالحمد للہ علی ذالک

اللھم فقھا فی المَسائل الدینیہ فان محبُوبک قال علیہ الصلوۃ و السَّلام

من یرد اللّٰہ بہٖ خیر افقھہُ فی الدین الخ رواہ البخاری عن معاویہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

و صلی اللّٰہُ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین

ختم شد